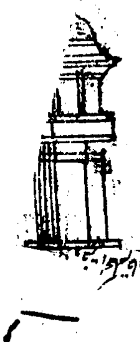
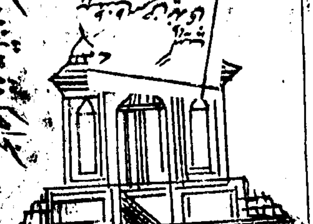
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷





إنّ اللّٰه لا يغيّر ما بقوم حتّى يغيّروا ما بأنفسهم

انہ اوی القریہ

الحکم

چہ گویم باتو گرآئی بدار قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی بغرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے ۱۰ (۳) ہندوستان سے باہر کے ۶ (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے (۱۲)

فہرست مضامین

نمبر ۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۲۷ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ یوم دوشنبہ | جلد ۱۰

تازہ الہامات و رؤیا

ناظرین نے ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء کا الہام ۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء کے اخبار الحکم میں پڑھا ہوگا ۔ اور وہ اس طرح سے تھا ۔ **آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا** یعنی عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونے والا ہے ۔

۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کو یہ نشان خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا اور اسکے ظاہر ہونے سے پہلے پھر زیادہ تفصیل کے ساتھ اس کے متعلق ایک خواب میں خبر دی گئی ۔ جو کہ وقوعہ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود نے گھر میں بہت اشخاص کے سامنے ذکر فرمائی تھی ۔ اور وہ اس طرح سے ہے ۔ **"میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان (مرتد دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اس کو اپنے گھر میں بلاتی ہیں مگر میں نے اسے اندر نہیں آنے دیا"** اور میں نے کہا کہ میں نہیں آنے دیتا اس میں ہماری بے عزتی ہے ۔ دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہیں آسکا یعنے خدا نے اس بلا کو ٹال دیا ۔ پھر الہام ہوا ۔ **اِنّی احافظ** کُلّ من فی الدّار ترجمہ ۔ میں ان سب کی حفاظت کرونگا جو اس گھر میں ہیں ۔ علاوہ اس کے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب میں دکھایا گیا ۔ جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا ۔ اور یہ بھی دیکھا کہ ایک انڈا میرے ہاتھ میں ہے ۔ جو کہ ٹوٹ گیا ہے یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تھا ۔ لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہیں دعا سے ... ٹل سکتے ہیں قطعی حکم نہیں ہوتا ۔ ان خوابوں کے بعد حضرت نے میر صاحب کو جو لاہور جانے کو طیار تھے ۔ روک دیا کہ ابھی نہ جاویں ۔ اور ان کو کہدیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اہل و عیال کے متعلق ایک بلا آنے والی ہے میں ڈرتا ہوں کہ وہ بلا سفر میں نازل ہو اور موجب شماتت اعدا ہو جائے اس کے گواہ خود میر صاحب اور گھر کے لوگ ہیں چنانچہ یہ بات سنکر میر صاحب نے مع اہل و عیال لاہور میں جانا ملتوی کر دیا اور جب صبح ہوئی تو پیشگوئی کے مطابق عزیز محمد اسحاق کو سخت بخار ہو گیا اور اس بخار کے ساتھ رانوں میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آگیا اور گھر میں سب پر دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب معالج تھے مگر پہر دو پہر بان میں دو گلٹیوں کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے ۔ تب حضرت مسیح موعود نے دعا کرنی شروع کی اور نہایت اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ نہیں گذرا ہوگا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلٹیاں بھی گم ہو گئیں ۔ گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا ۔ اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اب میاں محمد اسحاق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہیں ۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک ۔

فرمایا ۔ ان دنوں کتاب حقیقۃ الوحی میں نشانات جمع کر رہا ہوں ۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ پچھلے نشانات کے ساتھ کوئی تازہ نشان بھی ہونا چاہئے خدا تعالیٰ نے اس خیال کو بھی جلد پورا کر دیا ۔

فرمایا ۔ عبد الحکیم خان چونکہ ایک دشمن ہے اس واسطے وہ دکھایا گیا دشمن کا خواب میں گھر کے اندر داخل ہو جانیکی تعبیر کسی دکھ اور موت سے ہوتی ہے سو میں نے خواب میں کہا کہ میں اسکو نہیں آنے دونگا یعنی میری دعا نے اس مصیبت کو ٹال دیا ۔

فرمایا ۔ اِنّی احافظ والا الہام جو اس خواب کے ساتھ تھا ظاہر کرتا تھا کہ کوئی واقع طاعون کا ہونیوالا ہے

فرمایا ۔ ۳ ستمبر ۱۹۰۶ء والا رؤیاء (جو ۱۰ ستمبر کے اخبار میں شائع ہو چکا تھا) جسمیں دیکھا گیا تھا کہ ایک چور ہمارے بچوں کو لیکر بھاگ گیا مگر اس کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا اور بچہ واپس لے لیا اس رویاء میں بھی اس واقعہ کی خبر دیگئی ہے کیونکہ طاعون کا حملہ ہماری اس پیشگوئی پر حملہ تھا کہ خدا اس گھر کے رہنے والوں کی حفاظت کریگا اور دعا نے اس حملہ کو دور کیا اور ہماری عزت قائم رہی ۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء وحی الٰہی بوقت فجر

(۱) **لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے شیر خدا نے فتح پائی ۔**

(۲) **ربّ لا تبق لی من المخزیات** ترجمہ اے میرے رب ۔ رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی بھی باقی نہ رکھ ۔

(۳) رؤیاء ۔ دیکھا کہ **حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پیروف کی طرح ہے جو لڑکا لیکر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے حاشیہ پر سطر ہے ذرہ پڑھ لینا اس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے** ۔

دشمن نہایت اضطراب میں ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گر نہیں انکی ذرا بھی پروا نہیں کی سنا اور کافر کہدیا۔ میں نہایت تعجب سے ان کی اس حرکت کو دیکھتا ہوں کیونکہ اوّل تو حیات یا وفات مسیح کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو اسلام میں داخل ہونے کے لئے شرط ہو یہاں بھی ہندو یا عیسائی مسلمان ہوتے ہیں مگر بتاؤ کہ کیا اس سے یہ اقرار بھی لیتے ہو؟

بجز اس کے کہ **امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت۔**

جبکہ یہ مسئلہ اسلام کی جزو نہیں پھر مجھ پر وفات مسیح کے اعلان سے اسقدر تشدد کیوں کیا گیا کہ یہ کافر ہیں دجال ہیں انکو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاوے۔ ان کے مال لوٹ لینے جائز ہیں اور انکی عورتوں کو بغیر نکاح گھر میں رکھ لینا درست ہے۔ ان کو قتل کر دینا ثواب کا کام ہے وغیرہ وغیرہ ایک وہ زمانہ تھا کہ یہی مولوی شور مچاتے تھے کہ اگر ۹۹ وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تب بھی کفر کا فتویٰ نہ دینا چاہیئے۔ اسکو مسلمان ہی کہو مگر اب کیا ہو گیا کیا میں اس سے بھی گیا گذرا ہو گیا؟ کیا میں اور میری جماعت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ نہیں پڑھتی؟ کیا میں نمازیں نہیں پڑھتا یا میرے مرید نہیں پڑھتے کیا ہم رمضان کے روزے نہیں رکھتے؟ اور کیا ہم ان تمام عقائد کے پابند نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی صورت میں تلقین کئے ہیں۔

میں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسیطرح ایمان لاتی ہے جسطرح ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے۔ میں ایک ذرہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جسقدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جسقدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں آپ کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں۔ ہاں یہ بھی سچ ہے کہ میں ہرگز یقین نہیں کرتا کہ مسیح علیہ السلام اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر گئے ہوں اور اب تک زندہ قائم ہوں اس لئے کہ اس مسئلہ کو مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور بے حرمتی ہوتی ہے میں ایک لحظہ کے لئے اس ہجو کو گوارا نہیں کر سکتا۔ سب کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور مدینہ طیبہ میں آپ کا روضہ موجود ہے۔ پھر اس زمانہ [illegible]

ہزاروں لاکھوں حاجی بھی جاتے ہیں اب اگر مسیح علیہ السلام کی نسبت موت کا یقین کرنا یا موت کو انکی طرف منسوب کرنا بے ادبی ہے تو پھر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ گستاخی اور بے ادبی کیوں یقین کر لیجاتی ہے مگر تم بڑی خوشی سے کہدیتے ہو کہ آپ نے وفات پائی۔ مولود خواں بڑے خوش الحانی سے واقعات وفات کو ذکر کرتے ہیں اور کفار کے مقابلہ میں بھی تم بڑی کشادہ پیشانی سے تسلیم کر لیتے ہو کہ آپ نے وفات پائی پھر میں نہیں سمجھتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر کیا پتھر پڑتا ہے کہ نیلی پیلی آنکھیں کر لیتے ہو؟ ہمیں کبھی رنج نہ ہوتا کہ اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی **وفات** کا لفظ سنکر ایسے آنسو بہاتے مگر افسوس تو یہ ہے کہ **خاتم النبیین** اور سرور عالم کی نسبت تو تم بڑی خوشی سے موت تسلیم کر لو۔ اور اس شخص کی نسبت جو اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے بھی قابل نہیں بتاتا۔ زندہ یقین کرتے ہو اور اسکی نسبت موت کا لفظ منہ سے نکالا اور تمہیں غضب آ جاتا ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب تک زندہ رہتے تو پھر [illegible] کہ آپ وہ عظیم الشان ہدایت لیکر آئے تھے جسکی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی۔ اور آپ نے وہ عملی حالتیں دکھائیں کہ آدم سے لیکر اسوقت تک کوئی انکا نمونہ اور نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی ضرورت دنیا اور مسلمانوں کو تھی اسقدر ضرورت مسیح کے وجود کی ہرگز نہ تھی۔ پھر آپ کا وجود [illegible] وہ مبارک وجود ہے کہ جب آپ نے وفات پائی تو صحابہ کی یہ حالت تھی کہ وہ دیوانے ہو گئے یہانتک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار میان سے نکال لی۔ اور کہا کہ اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ کہیگا تو میں اسکا سر جدا کر دونگا اس جوش کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک خاص نور اور فراست عطا کی انہوں نے سب کو اکٹھا کیا اور خطبہ پڑھا

ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں اور آپ سے پیشتر جسقدر رسول آئے وہ سب وفات پا چکے۔ اب آپ غور کریں اور سوچیں تا ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ آیت کیوں پڑھی تھی اور اس سے آپ کا کیا مقصد اور منشا تھا۔ اور پھر ایسی حالت میں کہ کل صحابہ موجود تھے۔ میں یقیناً کہتا ہوں اور آپ انکار نہیں کر سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وجہ سے صحابہ کے دل پر سخت صدمہ تھا

اور اسکو بیوقت اور قبل از وقت سمجھتے تھے وہ پسند نہیں کر سکتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سنیں ایسی حالت اور صورت میں کہ حضرت عمر رضی اللہ جیسا جلیل القدر صحابی اس جوش کی حالت میں ہو انکا غصہ فرو نہیں ہو سکتا کہ یہ آیت انکی تسلی کا موجب ہوتی۔ اگر انہیں یہ معلوم ہوتا یا یقین ہوتا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ تو زندہ ہی مر جاتے وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق تھے اور آپ کی حیات کے سوا کسی اور کی حیات کو گوارا ہی نہ کر سکتے تھے پھر کیونکر اپنی آنکھوں کے سامنے آپ کو وفات یافتہ دیکھتے اور مسیح کو زندہ یقین کرتے۔ یعنی جب حضرت ابوبکر نے خطبہ پڑھا تو ان کا جوش فرو ہو گیا اسوقت صحابہ مدینہ کی گلیوں میں یہ آیت پڑھتے پھرتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے۔ اسوقت حسّان بن ثابت نے ایک مرثیہ لکھا جسمیں انہوں نے کہا

کنت السواد لناظری۔ فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت۔ فعلیک کنت احاذر

چونکہ مذکورہ بالا آیت نے بتا دیا تھا کہ سب مر گئے اسلئے حسّان نے بھی کہدیا کہ اب کسی کی موت کی پروا نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی زندگی صحابہ پر سخت شاق تھی۔ اور وہ ان کو گوارا نہیں کر سکتے تھے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ پہلا اجماع تھا جو دنیا میں ہوا اور اسمیں حضرت مسیح کی وفات کا بھی کلی فیصلہ ہو چکا تھا۔ میں بار بار اس امر پر اسلئے زور دیتا ہوں کہ یہ دلیل بڑی ہی زبردست دلیل ہے جس سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کوئی معمولی اور چھوٹا امر نہ تھا جسکا صدمہ صحابہ کو نہ ہوا ہو۔

ایک گاؤں کا نمبردار یا محلہ دار یا گھر کا کوئی عمدہ آدمی مر جاوے تو گھر والوں، محلہ والوں یا دیہات والوں کو صدمہ ہوتا ہے پھر وہ نبی جو کل دنیا کے لئے آیا تھا اور رحمۃ للعالمین ہو کر آیا تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے

وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا پھر وہ نبی جس نے صدق اور وفا کا نمونہ دکھایا اور وہ کمالات دکھائے کہ جنکی نظیر نظر نہیں آتی۔ وہ فوت ہو جاوے اس کے جان نثار متبعین پر اثر نہ پڑے جنہوں نے اسکی خاطر جانیں دینے سے دریغ نہ کیا۔ جنہوں نے وطن چھوڑا خویش و اقارب چھوڑے اور اسکے لئے ہر قسم کی تکلیفوں اور مشکلات کو اپنے لئے راحت جان سمجھا ایک ذرا سے فکر اور توجہ سے یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ جسقدر بھی دکھ اور تکلیف انہیں اس خیال سے

کرنا [illegible]
عیسےٰ [illegible]
جانتا کرا [illegible]
مولوی کہلائے [illegible]
ہیں وہ نہیں [illegible]
ہے جو حضرت [illegible]
نے تو کوئی امر قابل تعجب
کے سنے خود ہی کر دے افاد۔

اگر کوئی تیسری شق بھی اس کے سوا ہوتی تو کہدیتا اور **رفع بجسدہ العنصری الی السماء** کیا خدا تعالیٰ اس کو بھول گیا تھا جو یہ یاد دلاتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

اگر صرف یہی آیت ہوتی تب بھی کافی تھی مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تو انہیں ایسی محبوب اور پیاری تھی کہ اب تک آپ کی وفات کا ذکر کر کے یہ لوگ بھی روتے ہیں پھر صحابہ کے لئے تو اور بھی درد اور رقت اسوقت پیدا ہو گئی تھی میرے نزدیک مومن وہی ہوتا ہے جو آپ کی اتباع کرتا ہے اور وہی کسی مقام پر پہونچتا ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

یعنی کہدو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تاکہ اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے۔ اب محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ محبوب کے فعل کے ساتھ خاص موانست ہو۔ اور مرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آپ نے مر کر دکھا دیا پھر کون ہے جو زندہ رہے یا زندہ رہنے کی آرزو رکھے یا کسی اور کے لئے تجویز کرے کہ وہ زندہ ہے۔

محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ آپ کی اتباع ایسا کرے کہ اپنے جذبات نفس کو تھام لے۔ اور سوچے کہ میں کسی کی امت ہوں ایسی صورت میں جو شخص حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ اب زندہ ہیں وہ کیونکر آپ کی محبت اور اتباع کا دعوی کر سکتا ہے؟ [illegible] آپ کی نسبت وہ گوارا کرتا ہے کہ مسیح کو افضل قرار دیا جاوے اور آپ کو مردہ کہا جاوے مگر انکے لئے وہ پسند کرتا ہے کہ زندہ یقین کیا جاوے۔

(باقی آئندہ)

... نے ... کام
... بات مشکل کام
اندرونی طور پر قوم کو
... ت کا کم شدہ ...
پر چلانا ۔ اور دوسرا
... ا اور کسر صلیب کرنا ہے وہ
... مشکل ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے خاص
معجزہ نما کاموں کے معمولی انسانی کوششوں
سے کبھی یہ کام پورا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے بیوقوف
مخالف نادانی سے ساتھ مسیح کو آسمان پر ... ہا
سمجھے ہیں اور خیال نہیں کرتے کہ اتنے عرصہ
اس نامعقول عقیدہ نے کیا فساد ڈالا ہے
جو آئندہ اس عقیدہ فاسدہ کی پیروی سے
اُن کو کچھ حاصل ہو جائیگا۔ خدا تعالیٰ حکیم اور
علیم اور عمیق اور دقیق باتوں کا واقف کار ہے
اسکی حکمت نے جو راہ اختیار کی ہے اُسی پر
چلنے سے اسلام کا بول بالا ہو سکتا ہے۔

یسوع تو خود داغی ہو چکے کہ ان کی نام اُن ... ر
شرک ہوتا ہے۔ اب انکی امد میں اسلام کیواسطے
کوئی فائدہ کی صورت نہیں بن سکتی

اسلام کیواسطے بیرونی اور اندرونی فساد اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ ظاہری عقل کے مطابق تو اب یاس اور نومیدی کے سوائے اور کچھ باقی نہیں ہے دین کی اشاعت کے سے جو سامان اور طاقتیں عیسائیوں کے پاس ہیں کہ ایک ایک کتاب کو کئی کئی لاکھ چھاپتے ہیں اور مفت تقسیم کرتے ہیں وہ بات مسلمانوں کو کہاں حاصل ہے۔ یہاں تو ایک چھوٹا رسالہ چھاپنا ہو تو اس کے واسطے بھی سامان بمشکل حاصل ہوتا ہے۔ غرض ظاہری دولت اور طاقت اور سعی کے ذریعہ سے ہم فتح نہیں پا سکتے بلکہ ہمارا ہتھیار ہے صرف دعا اور توجہ الی اللہ۔ ہماری مہم صرف دعا کے عظیم الشان ذریعہ سے سر ہو گی ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی ہم پر اعتراض کرتا ہے کہ ... ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیوں ایسا نہیں کرتے کہ شہر بشہر گشت کریں۔ یہ اسکی غلطی ہے۔ اگر میں جانتا کہ لوگوں میں پھرنے سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے تو میں ضرور ہی ایسا کرتا۔ حدیث شریف میں دجال کے متعلق آیا ہے۔ کہ لا یدان لاحد لقتالهما۔ اُن کے ساتھ جنگ کرنے کے ہاتھ کسی کے پاس نہ ہوں گے زمینی اسباب کے ساتھ ہم اس دجال کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ زمینی اسباب خود اُن کے پاس بہت ہیں۔ ہمارے پاس کوئی اعلیٰ ہتھیار ہونا چاہیئے۔ جو اس کے پاس نہ ہو۔ تب تو ہم فتح پا سکتے ہیں۔ آجکل مخلوق پر دنیا کی محبت حد سے زیادہ غالب ہے۔ اُس کو ہم نکالنا چاہتے ہیں اور اُسی کو نکالنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے لکھا ہے کہ سب سے آخر جو چیز نفس سے نکلتی ہے وہ دنیا کی محبت ہی ہے بجز ایک آسمانی طاقت کے ہمارے واسطے کوئی کامیابی کی راہ نہیں۔

خدا تعالیٰ نے ہم کو سورۂ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی کہ اے خدا تو ہمیں مغضوب علیہم میں سے بنائیو اور نہ ضالین میں سے۔ اب سوچنے کا مقام ہے کہ ان ہر دو کا مرجع حضرت عیسیٰ ہی ہیں مغضوب علیہ وہ قوم ہے جس نے حضرت کے ساتھ عداوت کرنے اور انکو طرح طرح سے دکھ دینے میں غلو کیا اور ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کے ساتھ محبت کرنے میں غلو کیا اور خدائی صفات اُن کو دیدیئے۔ صرف ان دونوں کی حالت سے بچنے کے واسطے ہم کو دعا سکھائی گئی ہے اگر دجال ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا۔ تو یہ دعا اسطرح ہے ہوتی کہ غیر المغضوب علیہم و لا الدجال۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو اس زمانہ کے ہر دو قسم کے شر سے آگاہ کرنے کیواسطے مسلمانوں کو پہلے سے خبردار کرتی ہے۔ یہ عیسائیوں کے مشن ہی ہیں جو کہ اس زمانہ میں ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں۔ کہ اسلام کو سطح دنیا سے نابود کر دیں اسلام کیواسطے سخت مضر ہو رہے ہیں اور باوجود ایسے سخت صدمات کے دیکھنے کے پھر خیالی اور وہمی باتوں کے پیچھے پڑنا اور دجال کو کسی اور جگہ تلاش کرنا غلطی میں داخل ہے۔ ہمارے سامنے تو ایک ایسا خطرناک دجال موجود ہے کہ اسکی نظیر پہلی امتوں میں موجود نہیں۔ کوئی انسانی طاقت اور ہاتھ اس کو زیر نہیں کر سکتا۔ ہاں خدا کے ہاتھوں سے یہ کام ہوگا یہ کام جو ہمارے در پیش ہے۔ اور جس کا ہم نے دعوے کیا ہے کہ ہم کسر صلیب کے واسطے آئے ہیں یہ ہمارے واسطے کوئی تھوڑا سا غم نہیں کیونکہ ہمارا اصل کام پورا نہ ہو تو پھر معجزات اور کرامات بھی کچھ شے نہیں ایک طبیب اگر بیمار کا علاج نہیں کر سکتا اور بازی بھی دکھا لیتا ہے۔ تو یہ امر اسکی طبابت کی عزت کو مفید نہیں ہو سکتا

پس ہم کو بڑا غم جو دامنگیر ہے۔ وہ یہی ہے کہ کسر صلیب کا کام پورا ہو جائے۔ دوسرا پہلو غم کا اندرونی قوم کے متعلق ہے جو بڑی بات کو الٹا سمجھتے ہیں اور **دوست کو دشمن خیال کرتے ہیں**۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہماری دشمنی کی خاطر آنحضرت کے ساتھ بھی کرتے ہیں اور جو بات آنحضرت کے حق میں تائید نبوت ہو وہ اگر ہم میں پایا جائے تو اس ثبوت سے بھی انکار کر جاتے ہیں مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت کہ اگر رسول خدا تعالیٰ پر اپنی طرف سے کوئی بات بنائے تو فوراً ہلاک کیا جاتا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک بڑی دلیل ہے کہ دعوے نبوت کے ساتھ آپ ۲۳ سال تک کامیاب ہی ہوتے چلے آئے بہت سے اکابر نے اس دلیل کو کفار کے سامنے پیش کیا ہے۔ مگر اب چونکہ یہ دلیل ہمارے سلسلہ کی بھی تائید کرتی ہے اسواسطے اُس سے قطعاً انکار کر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کوئی دلیل ہی نہیں مفتری بڑی مہلت پا سکتا ہے بعض کہتے ہیں یہ دلیل تو ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاص ہے۔ دوسرے انبیاء کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ نادان نہیں جانتے کہ کیا دلیل بھی خاص اور مخصوص ہوا کرتی ہے۔ جو دلیل خاص ہے وہ تو بجائے خود ایک دعوے ہے نہ کہ دلیل۔ ایسی ہی غلطی عیسائی لوگ کیا کرتے ہیں کہ جب کوئی بات یسوع کے متعلق پیش کیجاتی ہے کہ اُس نے فلاں کام کیوں کیا تو کہدیتے ہیں کہ وہ تو خدا تھا اور اس کے واسطے جائز تھا جو چاہتا کرتا۔ بیوقوف نہیں جانتے کہ دعوی خدائی تو بجائے خود ایک دعوی ہے نہ کہ دلیل۔ دعوے بطور دلیل کے کسطرح پیش ہو سکتا ہے۔ سو جھوٹے دعوے والا کبھی سرسبز نہیں ہوا۔ کبھی کسی کاذب کو اتنی مہلت نہیں ملی۔ جتنی کہ آنحضرت کو ملی۔ افسوس آتا ہے کہ ہماری عداوت کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی دشمنی کیجاتی ہے۔ جو تبدیلی ہم اسوقت قوم کے درمیان چاہتے ہیں وہ کسی آسمانی طاقت کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے ورنہ زمینی لوگوں کی اختیار میں نہیں کہ وہ عظیم الشان کام کر دکھائیں ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ تھا۔ جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگی جسقدر عظیم الشان فتوحات ہوئے کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت کی دعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا۔ کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ آگے قوم کو چاہیئے کہ جہانتک ہو سکے تقویٰ اور طہارت کو اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کیطرف رجوع کرے۔ تب ہی کچھ بن سکیگا۔ (ب د)

قابل قدر فیاضی

سنی پور کی جماعت نے دس روپیہ کا منی آرڈر مجھے بھیجا ہے اور اسے اپنے خادم ہیچمیرز ایڈیٹر کی ذات خاص کے مصارف کے لئے مخصوص کیا ہے میں سنی پور کی جماعت کے حسن ارادت اور محبت کا شکرگزار ہوں جو وہ اپنے خادم سے رکھتی ہے۔ فی الحقیقت یہ امر بھی ہمارے سید و مولا امام کی سچائی کی دلیل ہے کہ اس نے ایک قوم کے اندر کسطرح پر احسان شناسی کا مادہ پیدا کر دیا۔ ہر چند یہ دس روپیہ کی رقم میری اپنی ذات کے لئے بھیجی گئی ہے مگر میں نے اس کو زیادہ کار آمد اور مفید بنانا چاہا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس سے دس نادار اور کم وسعت والے احباب کے نام اخبار جاری کیا جائے جو اوسط شرح ع پر بھی نہیں خرید سکتے ہیں وہ عطیہ سیکرٹری الحکم اپنے نام جاری کرالیں ہیں دس پرچے نہیں دس روپیہ کی یہ رقم پوری کر دیگی اور اسطرح پر یہ دس روپیہ قریباً ایک سو آدمیوں کی روحانی دعوت اور تربیت کا سامان بہم پہونچا سکیں گے۔ اور فرستندگان کے مقصد کو بہترین طریق پر ادا کریں گے جزا ہم اللہ احسن الجزاء۔ اگر ذی ہمت احباب اپنے نادار بھائیوں کے لئے علمی خیرات کا سلسلہ اسی رنگ میں بہم پہونچائیں تو کیا خوب ہو۔ میں نے ... ایک مرتبہ ایک ہزار الحکم مفت شائع ... کی تجویز پیش کی تھی اسمیں صرف چار پرچے جاری ہوئے۔ وقت ہے کہ اسپر توجہ کیجائے۔

متفرق مضامین

غزل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

[illegible]

چہ راحتے است بگویش اگر چہ خون بارے است

[illegible]

دوائے عشق نخواہم کہ آن ہلاکت ما است

[illegible]

نے رنجم گر اکنوں سر بہ پیچند

کہ ترک رسم و رہ کارے است دشوار

فلک را بیں کہ مہر و مہ سیہ شد

زمیں طاعون بر آرد بہر انذار

نوٹ - یہ نظم پہلے کبھی شایع نہیں ہوئی ؛

مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پرانی تحریر

میں خوش کیوں ہوں

میرے دل میں تین خوشیاں ہیں جو میرے لیے دنیا اور آخرت میں بس ہیں - (۱) ایک یہ کہ میں نے اس سچے خدا کو پا لیا ہے - جو در حقیقت خدا ہے جس کی طرف سجدہ کرتے ہوئے ہر ایک ذرہ ایسا ہی جھکتا ہے جیسا کہ ایک عارف جھکتا ہے (۲) دوسری یہ کہ [illegible] رضامندی اپنے شامل حال دیکھی ہے اور اسکی رحمت سے بھری ہوئی محبت کا میں نے مشاہدہ کیا (۳) تیسرے یہ کہ میں نے دیکھا اور تجربہ کیا ہے کہ وہ عالم الغیب ہے - اور ایسا کامل رحیم ہے - کہ ایک رحم اسکا تو عام ہے - اور ایک خاص رحم اسکا ان لوگوں سے رکھتا ہے جو اس میں کھوئے جاتے ہیں اور وہ ذریعہ ہے جسکی ذرکلیف کو راحت کے ساتھ بدلنا چاہیئے - ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ مشرقی روس میں عیسائی پادریوں نے یہ سمجھ کر کہ مسلمان جاہل کنندۂ تراش دین و مذہب سے بیگانہ اور صفات انسانی سے نا واقف ہیں - انکو باسانی عیسائی بنایا جا سکیگا عیسائیت کی دعوت شروع کی - اور بخیال خود مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں پورا جد و جہد کیا - لیکن انہیں خبر نہ تھی کہ وہی مسلمان جنکو وہ جاہل اور ظالم سمجھ کر مسیح کی بھیڑوں میں شامل [illegible]

[illegible]

کیا [illegible] اور [illegible]

[illegible] آگئے ہیں - اس لیے [illegible] کہ ہم [illegible] اسلام [illegible]

[illegible]

روس [illegible]

بھلا کیونکر ممکن ہے کہ جو خدائے واحد کے ماننے والے ہوں - وہ تثلیث کے قائل ہو جائیں - اور کہنے لگ جائیں کہ تین ایک ہے - اور ایک تین - مسلمانوں کا عقیدہ توحید ہی پادریوں کے مونہہ توڑنے کیلیے کافی ہو - جو جا بجا مشرقی روس کے مسلمان علم و مذہب سے ایسے بیخبر بھی نہ تھے جیسا کہ پادریوں نے سمجھا تھا - انمیں عالم دین - فاضلان مذہب موجود تھے - جب پادریوں نے وہاں جاکر اپنی دوکان کھولی - اور مونہہ پھاڑ پھاڑ کر یسوع مسیح یسوع مسیح پکارنے لگے - اگرچہ کوئی مسلمان انکے دام تزویر میں نہ پھنسا تاہم مسلمانوں کو غیرت آگئی - اور انہوں نے بھی مقابلہ میں توحید و اسلام کی منادی شروع کر دی - جب پادریوں نے دیکھا کہ یہاں تو [illegible] مشکل ہے - بوریہ بستر باندھ کر پھر سے [illegible] لیکن چونکہ سودائے خام عیسائیت [illegible] اور چاہتے ہیں کہ اگر حجت سے نہ [illegible] تو [illegible] حکومت ہی کے اثر سے اپنا کام نکالیں - اور روس کی اسلامی آبادی سے خالی کر کے خاک عیسائیت کا مخزن بنا دیں - اس لیے بارگاہ قیصری میں جا کر جانشین مسیح کو پکارا - اور دہائی دی - کہ اگر ان مسلمانوں کو بزور تعلیم و مذہبی پابندی سے نہ روکا گیا - تو یہ ایک دن عیسائیت کی بساط الٹ دینگے - قیصر کے حواس باختہ تو ہو ہی رہے ہیں - دم بھی میں [illegible] حکم بھیجا - کہ مسلمان عیسائیوں [illegible] معارف و حقائق نہ بیان کریں [illegible]

[illegible]

[illegible] مقابلہ پر شروع کی تھی

اور وہ اب وہاں ٹھہرتے نہیں - اس لیے اس حکم سے چنداں مسلمانوں کا نقصان نہیں ہوا لیکن اس خیال سے کہ کہیں پادری پھر ادھر کا رخ نہ کریں - اور مسلمان بے دست و پا ہونیکی وجہ سے برسر مقابلہ اٹھ سکیں - تعمیم تعلیم پر توجہ مبذول کر دی ہے - تاکہ آئندہ پادریوں کی چالوں سے محفوظ تو رہ سکیں - اور مذہب سے بے خبر ہونا ضعف اعتقاد کا سبب نہ ہو - (وطن)

[illegible]

[illegible]

وہ سوال یہانتک زیر بحث آیا کہ قادیان کو نوٹیفائیڈ ایریا قرار دیے جانے کی تجویز صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور تک پہنچائی گئی - مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کئی سالوں سے وہ مثل گوشۂ گمنامی میں پڑی ہوئی ہے محض اس لیے کہ جب تک صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر قادیان نہ آئے اسپر کوئی مزید کاروائی نہیں ہو سکتی - قادیان کے باشندے اپنی خوش قسمتی سے شاید امسال سرما میں اپنے صاحب ضلع کی خدمت میں زبانی عرض کرنیکا موقع پائیں بہتر ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تحصیلدار صاحب کی [illegible] رپورٹ پر قادیان کو نوٹیفائیڈ ایریا قرار دیے جانے کی تجویز مکمل کر دیں - قادیان کی حالت دن بدن رو بہ ترقی ہے یہاں ایک ہائی سکول ہے اور ایک ڈسٹرکٹ بورڈ کا پرائمری سکول ہے - اسکے علاوہ آدمیوں کی آمد و رفت کثرت سے ہے اس لیے ضرورت ہے کہ یہاں کی صفائی کی طرف خصوصیت سے توجہ کیجاوے جب تک کوئی باقاعدہ کاروائی نہیں ہو گی ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور کا فرض ہے کہ وہ یہاں کی صفائی کے لیے خاص تجاویز عمل میں لاوے - اور اس سڑک کا خصوصیت سے انتظام کیا جاوے جو قادیان اور بٹالہ کے درمیان جاری ہے اس سڑک پر یکوں کی کثرت سے آمد و رفت ہے اسکا پختہ کیا جانا از بس ضروری ہے - یہانتک کہ ڈاک بھی بٹالہ اور قادیان کے درمیان یکہ [illegible] اور ضلع گورداسپور میں ننگر گڑھ لائن کے سوا دوسری کوئی لائن بجز قادیان کے اور کوئی نہیں ہے اس سے قادیان کی اہمیت کا پتہ لگ سکتا ہے - بہرحال اس سڑک کو ضرور پختہ کیا جاوے اور اسکے کنارے سایہ دار درخت لگائے جاویں ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر اپنے فرض کو خوب سمجھیں گے اور ایسی حالت میں جبکہ گورنمنٹ نے ایک خاص اور کثیر رقم ڈسٹرکٹ بورڈوں کو سڑکوں کی درستی کے لیے عطا فرمائی ہے - گورداسپور کا ڈسٹرکٹ بورڈ اس سڑک کی اہمیت کو فراموش نہ کریگا - اور اگر اسے زیادہ ضرورت ہے تو وہ تحصیلدار صاحب بٹالہ [illegible] تصدیق کر سکتے ہیں کہ کسقدر کثرت سے آمد و رفت ہے

[illegible] اسوقت تک [illegible]

[illegible] ہوئے [illegible] ڈسٹرکٹ بورڈ کا فیصلہ [illegible]

اور انکے ذمہ دار ممبر اس سوال پر بہت [illegible] فرما دیں گے ؛

تازہ الہامات

[illegible]

[illegible] قل سمع اللہ [illegible]

اجیبت دعوتک - ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون - بارک اللہ فی الھامک و وحیک و رؤیاک - کتبت لک رحمۃ فی الدنیا والاخرۃ - نزید فی رحمتک و صدقک و وفاءک رای نزید برکات کل مکذب [illegible] یا ایھا العزیز مسنا و اھلنا الضر وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل وتصدق علینا ان اللہ یجزی المتصدقین - ما انا الا کالقرآن - وسیظھر علی یدی ما ظھر من الفرقان -

اور خواب میں دیکھا کہ " میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ میرے پیروں تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں - اور یہ بھی الہام ہوا - **خدا اُس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا** (نہ معلوم کس کے حق میں ہے) اور دیکھا کہ ایک بھونچال آیا کچھ دہشتناک معلوم ہوا اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آگئے اور مبارک میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوشنما برس رہے تھے - ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء بروز دوشنبہ

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کو نیا ڈیلیا | ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کے متعلق لاہور کے وہریہ اخبار نے ایک نوٹ لکھا ہے جو اس قابل ہے کہ الحکم کے ناظرین اسے ضرور پڑھیں دہریہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب کو چونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار ہے اسلئے اس نے ایک موقع پر اس الہام پر اعتراض کیا ہے اسوقت میں اس اعتراض [illegible] کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اسلئے کہ وہ [illegible] پارٹی کو اپنا لیڈر اور رہنما سمجھتا ہے [illegible] وقت میں نہ صرف خدا تعالیٰ کی ہستی [illegible] الہام کا مدعی تھا۔ اور اسوقت اس نے [illegible] کو خوب حل کر لیا ہوگا تاہم ڈاکٹر صاحب کے متعلق اسکی رائے قابل غور ضرور ہے۔ اور وہ یہ ہے [illegible] غلام احمد صاحب کا ایک باغی شاگرد۔ ہمارے پاس قادیان سے ایک اشتہار بغرض اشاعت آیا ہے کہ جسمیں مرزا صاحب نے اپنے ایک باغی شاگرد ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا ذکر کرکے۔ اور اس نے جو گندے الزامات لگائے ہیں [illegible] اشارہ دیکر تحریر فرمایا ہے۔ کہ خدا کیطرف سے مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے۔ کہ اس شخص کو جلد ہی اس نالائق حرکت کے سبب خوار ہونا پڑیگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاگرد مذکور نے بھی مرزا صاحب کی نسبت ایک اسی قسم کا الہام شائع کیا ہے لیکن ہمیں اس الہامی مقابلہ سے تو کچھ غرض نہیں ہے کیونکہ ہم الہام کو کوئی شئے [illegible] ہے۔ اور اگر لوگوں کی رہبری کیلئے کچھ بتانا مقصود ہے تو کسی ہمیں یا دلی منشا بتانا نہیں کیوں عار ہونی چاہیئے لیکن ہمیں اس بات پر ضرور تعجب ہے کہ جب ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کا بیان ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے قریباً بیس سال تک شاگرد رہے۔ اور اس عرصہ میں ہمیشہ وہ انہیں نیک اور پارسا آدمی تصور کرتے رہے تو اب انکا یہ بیان کسطرح وقعت کی نگاہ سے دیکھے جانیکے لائق ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب موصوف نہ صرف اب خراب آدمی نکلے ہیں۔ بلکہ قریباً اس سارے عرصہ میں بھی وہ ایسے ہی بدشخص رہے ہیں۔ کیا ڈاکٹر عبدالحکیم کا یہ بیان ظاہر نہیں کرتا کہ یا تو اس کے اخلاقی حواس اسقدر کمزور ہیں۔ کہ وہ اتنے عرصہ میں مرزا صاحب سے بخوبی واقفیت رکھکر بھی جان نہ سکا کہ یا وہ راستباز اور [illegible] یا اس کے برخلاف ہیں [illegible] اب ایسے شخص کی بات کا کیوں اعتبار کیا جاوے اور دوسرے اگر وہ پہلے بھی انہیں خراب ہی جانتا تھا۔ مگر بیس سال تک انکا ساتھ دیتا رہا۔ اور اب کسی [illegible] حالات بتانے کیلئے تیار ہو گئے تب بھی وہ خود [illegible] دیانتدار شخص [illegible] ثابت نہیں ہوتا۔ یہ تو ہم سمجھ سکتے [illegible] باری کی کسی نئی کارروائی یا بات کو اسکا کوئی [illegible] ناپسند کرکے اس سے کنارہ کر جائے۔ لیکن جو باغی شاگرد یہ بتانے آتا ہے کہ [illegible] [illegible] ایک خراب آدمی رہا ہے۔ تو [illegible] کسلم کھلا یہ اقرار نہ کرے کہ میں بھی ویسا ہی مکار اور دہوکہ باز تہا۔ اور ان بیس سال اسکا ساتھ دیتا رہا مگر اب مرید یا معتقد ہو گیا ہوں۔ اور اسلئے اسکی دہوکہ بازی کو ظاہر کرتا ہوں۔ تب تک اپنے تئیں اس قابل ظاہر نہیں کرتا کہ اسے کچھ توجہ دینے کے لائق بھی تصور کیا جاوے گو تب بھی یہی دیکھنا ہوگا کہ آیا جس شخص نے بیس برس تک بقول خود دہوکہ باز کا ساتھ دیا ہے۔ وہ اب ہی کیونکر راستباز بن گیا ہے۔

شیطانی الہام ہونے لگی

۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء کی الحکم میں میں نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے الہام انک لمن المرسلین پر ایک تنقیدی نوٹ لکھا تھا۔ جسکا جواب ڈاکٹر مذکو نے روزگار میں چھپوایا ہے اور اس کے چند فقرے یہ ہیں۔

"کیا ہی سچ ہے کہ دجّال کانا ہوگا خدا کا نا نہیں بیچارے اور دہوکہ دہی بھی ان دجالیوں پر ختم ہے خود فضیحت دیگراں را نصیحت بھی انہیں پر ختم ہے"

یہ تمہید ہے اس جواب کی جو میرے اعتراض کا دیا گیا ہے اور یہ لکھی ہے اس شخص نے جو کہتا ہے مجھے الہام ہوا انک لمن المرسلین یہ جواب ہے اس شخص کیطرف سے جو صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کے خلق کا نمونہ دکھانا چاہتا ہے یہ جواب ہے اس شخص کیطرف سے جو حضرت مسیح موعود اور آپ کے خدام پر فحش گوئی کا الزام لگاتا ہے۔ یہ جواب ہے اس شخص کیطرف سے جو قرآن کریم کی عملی روح مسلمانوں میں پہونکنے کا مدعی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلا سے کوئی ادا انکی بدنما ہوجائے
کسیطرح سے تو مٹ جائے حوصلہ دل کا

ڈاکٹر صاحب! میں نہایت ادب سے بغوائے عطائے تو بلقائے تو آپ ہی کا ہمزبان ہو کر کہتا ہوں

"کیا ہی سچ ہے دجّال کانا ہوگا خدا کانا نہیں بیچارے [illegible] دہوکہ دہی بھی ان دجالیوں پر ختم ہے خود فضیحت دیگراں را نصیحت بھی انہیں پر ختم ہے"

غور سے ملاحظہ فرمائیے یہ کس کے حالات کا آئینہ ہے یہ تو آپ تسلیم کر ہی سکے کہ یہ صفات شیطان کی ہیں۔ وسیا آپ [illegible] غور کریں کہ آپ حلفا جواب میں صاف تسلیم کر لیا ہے کہ

"مجھے ہرگز خیال نہیں کہ میں نبی یا رسول ہوگیا میرے خواب و الہام نفسانی اور شیطانی آمیزشوں سے پاک نہیں۔ اگر میرے کسی خواب یا الہام یا اپنے الفاظ سے خلاف قرآن یا حدیث کا اشتباہ ہو تو ہر مسلمان کا حق ہے کہ اسکا مناسب تاویل کرے اور اگر اصل [illegible] تو اسکو [illegible] شیطانی سمجھے۔"

جبکہ آپ اپنے الہامات اور خوابات کو شیطانی آمیزش سے پاک قرار نہیں دیتے۔ تو کیا آپ ہی کے الفاظ آپ پر چسپاں ہیں یا نہیں کہ

"کچھ عرصہ کے لئے شیطان آپ پر مسلط ہو گیا ہے کیونکہ ہر الہام جو قرآن کے خلاف ہو شیطانی ہے اور قرآنی ارشاد ہے ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین"

اس صورت میں وہ تمام گالیاں جو ہمیں دی ہیں آپ ہی کے حق وار اور موضوع صحیح آپ ہوئے یا کوئی اور میں آپ کی گالیوں کا جواب دینا نہیں چاہتا اسلئے کہ یہ بکی اور صحیح بات ہے اگر کتا کسی کو کاٹے تو کوئی سلیم الفطرت انسان کتے کو دانت نہیں ماریگا لیکن میں یہ ظاہر کرنے کی ضرورت سمجھتا ہوں کہ آپ نے صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا ہے کہ آپ کو **شیطانی الہام** بھی ہوتے ہیں۔ اب پبلک خود اندازہ کر لیگی کہ جن الہامات کی بنا پر آپ نے خدا کے برگزیدہ رسول کا خلاف کیا ہے انپر خود آپ کو کامل یقین نہیں چہ جائیکہ وہ [illegible] کے لئے حجت ہو۔ یہ ہے وہ ترقی جو آپ نے صادق کی مخالفت کیوجہ سے حاصل کی کہ **شیطانی الہام** ہونے لگی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دیدۂ عبرت کشا و قدرت حق را ببیں

ڈوئی کا انجام بد | ڈاکٹر ڈوئی کا نام الحکم کے ناظرین کو ابھی تک بھولا نہیں وہ اس یوم الفرقان کے منتظر ہیں جبکہ صادق کی صداقت اور کاذب کا کذب ظاہر ہو کر دنیا میں ایک نئی تحریک پیدا کریگا ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے بعد ڈوئی جن زبون حالتوں سے گذرا ہے وہ وقتاً فوقتاً ظاہر کیجاتی رہی ہیں لیکن آج سے جس حد پر ڈوئی پہنچ گیا ہے جو ان خبروں سے (جو حال میں امریکہ کے اخباروں کے ذریعہ پہونچی ہیں) معلوم ہو جائیگا چنانچہ تازہ ڈاک امریکہ میں خبر آئی ہے کہ ڈوئی کا مقدمہ والنی واہ کیساتھ ہنوز چل رہا ہے۔ ڈوئی کے مرتد مریدوں نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ڈوئی مجنون ہے مگر وہ جنون ایک خاص امر میں ہے جسکو انگریزی میں مانومینیا کہتے ہیں۔ ایک مشہور ڈاکٹر جو دماغی تحقیقات کے علم کا فاضل ہے اس شہادت کے واسطے عدالت میں طلب کیا گیا تھا۔ اس ڈاکٹر [illegible] شہادت دی ہے کہ ڈوئی کا دماغ درست نہیں رہا اور وہ مرض مانومینیا میں گرفتار ہے۔ ڈاکٹر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ چونکہ یہ جنون ایک خاص بات میں ہے۔ اسواسطے ممکن ہے کہ ایسے جنون کا گرفتار کوئی بڑا کام بھی کرے اور کسی بڑے تحکمہ کے انتظام کو پورا کر دکھائے لیکن باوجود اس کے ہر وقت یہی خطرہ رہتا ہے کہ وہ کسی وقت کوئی کام ایسا کرے جس سے یہ سارا کاروبار تحت نقصان اٹھائے اور خطرے میں پڑ جائے۔ جج نے اس شہادت کے سننے کے بعد کہا کہ کم از کم یہ بات فیصلہ شدہ ہے کہ ڈوئی اس قابل نہیں کہ اتنے بڑے شہر اور اس کے کارخانوں کا انتظام اس کے ماتحت رکھا جائے۔ لیکن برخلاف اس کے والی واہ بھی اس امر کا جائز حقدار نہیں کہ تمام کاروبار اس کے سپرد کر دیا جائے اس واسطے جب تک آخری فیصلہ نہ ہو جائے یہ جائداد ایک ثالث کے قبضہ میں رہنی چاہیئے جو کہ سرکار کی طرف سے مقرر کیا جائے چنانچہ ایک آدمی فوراً مقرر کیا گیا۔ اور مقدمہ کی تاریخ ڈالی گئی لیکن ڈوئی کی درخواست پر کہ میں اتنی مدت سے اس کارخانہ کے کام پر مصروف رہا ہوں اس کا معاوضہ مجھے ملنا چاہیئے عدالت نے فیصلہ کیا کہ بیشک وہ حقدار ہے کہ اسے کچھ ملے لیکن تا حال یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ کیا ملے۔

اس کے بعد ۶ر اگست ۱۹۰۶ء کے اخباروں میں یہ بات شائع ہوئی کہ ڈوئی زینہ سے گر کر نیچے آ پڑا ہے اور اس کی حالت بہت نازک ہے۔ جب سے اس پر فالج گرا ہے وہ خود اپنے زور سے چل پھر نہیں سکتا اسواسطے ایک آرام کرسی پر لٹا کر اس کو نوکر اٹھا کر ادہر ادہر لیجایا کرتے ہیں۔ اس نے ایک بڑا وعظ کرنیکا ارادہ کیا تھا۔ اور اس وعظ کے واسطے ملازم اسے آرام کرسی پر اٹھا کر نیچے لا رہے تھے کہ ایک ملازم کا پاؤں زینہ پر سے پھسل گیا اور وہ بمعہ کرسی گر پڑا اور ڈوئی کرسی سے گر کر لڑکتا ہوا نیچے فرش پر جا پڑا اور بالکل بیہوش ہو گیا۔ وہ لیکچر موقوف کیا گیا۔ اور اس خبر کو ہر طرح سے چھپانے کی سعی کی گئی۔ سنا گیا ہے کہ ڈوئی کی بیوی ان حادثوں سے صدمہ زدہ ہو کر مفقود الحواس ہو گئی ہے اور اس نے واہی تباہی بکنا شروع کیا ہے۔

دیکھو کاذب کا انجام کیسا برا ہے۔ ڈوئی کا دعوے تھا کہ میں خداوند یسوع کا فرستادہ رسول ہوں اور تھوڑے دنوں میں اسکا سلسلہ چمک اٹھا تھا۔ لیکن اب رسول کی رسالت اور اس کے خداوند کی خدائی کی حقیقت خوب کھل رہی ہے۔

وصیت

نقل ذیل وصیت سکرٹری صاحب انجمن اشاعۃ اسلام نے برائے اشاعت بھیجی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱ - میں مسمی فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن سرداڑ تحصیل ہاپوڑ ضلع میرٹھ کا ہون۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور اپنے قلم سے لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو

۲ - میں اقرار کرتا ہون - کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور انکا مرید اور پیرو ہون

۳ - میں اقرار کرتا ہون کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے بتمام و کمال پڑھ لیا ہے میں اُن ہدایات کو جو اس میں درج ہیں پابند ہون اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط کا بھی پابند رہوں گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیانی کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی - یا آیندہ شائع ہون گی میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے مرنے کے بعد اُن تمام ہدایات ضابطہ قواعد شرائط مشترہ انجمن مذکورہ کے مطابق وصیت ہذا میں پابند رہیں گے

۴ - میری جائداد جو کھیوٹ نمبر ۲۶ العرصہ بیگہ اراضی نہری جمعی معہ واقع موضع سرداڑ تحصیل ہاپوڑ ضلع میرٹھ میں نصف سے قدرے زاید ہے - جس پر وقت تک میرا مالکانہ قبضہ ہے اور میرے اور میرے حصہ میں سے دوسرے کو مداخلت نہیں اور اس وقت تک ہر طرح کی بار کفالت سے بری ہے میں آج کی تاریخ اس جائداد کے جملہ جگلون دسواں حصہ اپنی کو معہ جملہ حقوق کے بہ وصیت کرتا ہون ہ میری یہ جائداد اس وقت جسکی قیمت عام خرید فروخت کے شرح سے مبلغ [illegible] روپیہ کی ہے اور میری جو دوسری جائداد ہے یہ وصیت کردہ جائداد ان کا دسواں حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احکاموں کو قبول کرکے یہ وصیت کرتا ہون کہ میری مرنے کے بعد انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے - انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میری اس جائداد کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کر لیں یا فروخت نہ کرے - تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو - یا غیر احمدی - میری وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں ہوگا - اگر میری وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے - تو اس کی مالک بھی انجمن ہوگی

۵ - میں اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون - تو اس میں بھی بقدر دسواں حصہ کے صدر انجمن مقبرہ بہشتی کے نام وصیت سمجھی جاوے گی اور اس وقت دو مکان پختہ و خام رہائشی جو قصبہ سرادہ ضلع میرٹھ میں واقع ہیں کرایہ پر آباد کرائے جاویں گے - دیہات میں رسم نہیں کرایہ پر کوئی آباد نہیں - اور کسی معقول قیمت کو فروخت ہوتا ہے - اس اپنی پس ماندگان کو جو حسب ذیل ہیں ان کی رہائش کے واسطے مستثنیٰ کرتا ہون ان ہر دو مکان کا کوئی حصہ اس وصیت ہذا میں درج نہیں ہے - فرزند - دختر - زوجہ - اس کے سوا جو اور جائداد میں پیدا کروں - جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ مابین نمبر ۵ وصیت ہذا میں کیا ہے - ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا

۶ - میں یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں - تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں - یا آیندہ شائع ہون دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے

۷ - میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنیکے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہونگے انکی متکفل میری یہ جائداد کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا ہے - ہرگز نہیں ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کرونگا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دونگا - اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی آمدنی سے الگ نہ کر سکوں اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوگی تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی - ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھین گے

۸ - یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے باعث جس کا مجھکو اس وقت علم نہیں ہے - میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہی درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین - میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن کی جا سکتی ہے -

(۹) - یہ کہ اگر جب فقرہ نمبر ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہون گا - یا میری جائداد متروکہ کہ وصول ہوئے ہیں - اس کو بھی وصول کرنے [illegible] میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کا ہوگا

العبد

فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن قصبہ سرادہ ضلع میرٹھ بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد گواہ شد

عبد الرحمٰن ولد شیخ [illegible] قوم شیخ ساکن سرادہ ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ

عبد السمیع ولد عبد الرحمٰن شیخ ساکن سرادہ ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ

حکیم غلام نبی صاحب جواب دین ؟

دھرم پرچارک میں مندرجہ عنوان کے اشتہار طبیب نے ایک اشتہار دیا ہے کہ وہ کوئی باورچی تلاش کرنا چاہتے ہیں جو صرف سبزی پکا سکے مت دھرم پرچارک میں انکا اشتہار دینا دوسرے الفاظ میں یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ کسی مہاتما رشی کی تلاش میں ہیں ہمنے انکا اشتہار پڑھ کر یہی نتیجہ نکالا تھا کہ یہ بھی ایک اشتہار ہی لگا ہی اور اسطرح وہ ہندو کمیونٹی اور خصوصاً گاس خوروں میں کوئی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں لیکن جب آریہ اخبارات میں یہ سوال مذہبی پہلو سے اٹھایا گیا ہے تو میرا اور دوسرے مسلمانون کا فرض ہے کہ وہ حکیم غلام نبی صاحب کو اپنی پوزیشن صاف کرنے پر مجبور کریں یہاں نامناسب نہوگا اگر انپار بر کاش کا وہ نوٹ درج کر دیا جاوے جو اسنے ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے

گوشت خوری کے دلدادہ یہ سنکر بحر حیرت میں غرق ہو جائینگے کہ لاہور کے مشہور حکیم و ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما نے گوشت خوری ترک کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے ڈاکٹر صاحب ایک مشہور مسلمان ہیں اور ان کا گوشت ترک کرنا بڑی بھاری بات ہے کیونکہ انکا مذہب ان کو ایسا کرنے سے منع نہیں کرتا اور مگر جو کچھ کہ عام مسلمانوں کا رویہ ظاہر کر رہا ہے تو ایک اعلیٰ اصول کی پیروی کرنے میں اس کی پرواہ کرنا وہ مناسب نہیں سمجھتے لیکن حکیم صاحب کا گوشت ترک کرنا صرف اسی وجہ سے قابل ذکر نہیں کہ وہ مسلمان ہیں بلکہ زیادہ تر اس لئے کہ وہ حکیم و ڈاکٹر ہیں حکیم صاحب کو ترک گوشت کے لئے کسی چیز نے مجبور کیا ہے . تو وہ محض علم طب ہی ہے کہاں ہیں وہ لوگ جو کہ محض طبی ڈھکوسلا جوازِ گوشت خوری کے لئے پیش کیا کرتے ہیں اور اپنے زبان کے چسکے کی پاپ آلودہ فعل کو ان الفاظ کی پردہ میں چھپانے کی فضول کوشش کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے گوشت کھانے کا حکم دے رکھا ہے *

اس نوٹ میں نہ صرف حکیم غلام نبی صاحب کی مذہبی حالت پر بلکہ انکی طبی قابلیت پر بھی حملہ کیا گیا ہے وہ حکیم جو آجتک مار اللحم کے اشتہار دیتا رہا اور [illegible] بیچتا رہا - اور انکی اب بھی ۱۹۰۶ء کی تقویم میں یہ اشتہار موجود ہے - وہ کیونکر گوشت خوری کو مذہبی حیثیت یا طبی پہلو سے ترک کر سکتے ہیں وہ مدتوں آج تک دہ بیس سال سے جو اسے طیار کرنا بتاتے ہیں اور ہر سال ایک لاکھ بوتل کی بکری ظاہر کرتے ہیں - لوگوں کی صحت اور مال و دولت کو لوٹتے رہے *

ایڈیٹران اخبار کے نام کھلی چٹھی

ایڈیٹر وطن لاہور کی اشاعت کفر

مسلمانو! خبردار رہو

اخبار نویس اس زمانہ میں قوم اور ملک کی اصلاح کا بہت بڑا ذریعہ سمجھے گئے ہیں [illegible] اگر یہ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اصلاح قوم و ملک کو اپنا مقصد قرار دیکر کام کریں تو افراد انسانی میں ایک واجب العزت فرقہ ہو سکتا ہے [illegible] ایسے بہت ہی تھوڑے ہیں یا یہ کہو کہ قریباً نہیں ہیں۔

آئے دن بعض اخبار نویسوں کے شرمناک حالات پبلک کے سامنے آتے ہیں مگر پبلک کا مذاق کچھ ایسا بگڑ گیا ہے کہ وہ ان حالات کو [illegible] اظہار نہیں کرتی اور میری اپنی رائے میں دوسرے اخبار نویس بھی اس کام میں پبلک کو مدد نہیں دیتے بلکہ یکے دزد باشد دگر پردہ دار

اگر اخبار نویس خود اپنی اصلاح اور فلاح کا بھی خیال رکھیں اور ایسی شخص کو جو اس پیشہ کو کسی پہلو سے بدنام کرنیوالا ہو حقارت کی نظر سے دیکھیں۔ تو پبلک خود بخود ان مضرتوں سے بچ سکتی ہے جو اس کے خیالات یا طرز عمل سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ میں اس وقت خصوصیت سے مسلمان اخبار نویسوں کو ایک اہم اور ضروری امر پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں اگر انہوں نے اس معاملہ میں میرا ساتھ دیا اور محض اس وجہ سے کہ احمدی اخبار نویس ایک بات پیش کرتا ہے۔ اس کو رد نہ کر دیا۔ تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو ایک خطرناک صدمہ سے بچالیں گے جو ان کی عدم توجہی کی صورت میں پیدا ہو گا اس لئے کہ یہ خطرہ ایک شخص کی طرف سے ہے جس کو وہ اپنا خیر خواہ سمجھے بیٹھے ہیں اور جس نے یہ خیال بعض نیک تحریکوں کی بنا پر پیدا کرنا چاہا ہے لیکن میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ اگر اس سیلاب کفر کا بھی انسداد نہ کیا گیا۔ تو اس کا نتیجہ خطرناک اور مہلک ہوگا۔

میں اس معمہ کو اب حل کر دینا چاہتا ہوں اور زیادہ دیر تک اپنے ناظرین کو اضطراب میں رکھنا پسند نہیں کرتا۔ یہ قومی غدار اور اسلامی دشمن مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن ہے اور چونکہ وہ مولوی مشہور ہے اور اب تو مفسر بھی بن رہا ہے۔ اس لئے اس کے حرکات اور افعال کا اثر مسلمان پبلک پر پڑتا ہے۔ وہ مخفی نہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مولوی انشاء اللہ خان کی مخالفت محض اس وجہ سے شروع نہیں کی جاتی کہ وہ احمدی نہیں ہے۔ بلکہ محض خدا کے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عزت و جلال کے لئے اور مسلمانوں کو اس صدمہ سے بچانے کے لئے جو اس شخص کے ذریعہ پہنچنے کو ہے اور آپ سب میرے ساتھ متفق ہوں گے۔ جب اس کی کرتوت پر آپ کو اطلاع ملیگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر فدا ہو جانیوالو! اور سرور عالم کو صاحب خلق عظیم اور انسان کامل یقین کرنیوالو آپکو تم جانتے ہو کہ میور صاحب ایک سخت متعصب پادری مشن مصنف تھے۔ اور اس نے لائف آف محمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مطہر سیرۃ پر گندے سے گندے اور ناپاک سے ناپاک اعتراض کئے ہیں۔ میں نہیں جانتا ہوں مسلمانوں کا تعلیم یافتہ گروہ اور یا دریوں سے مذہبی مناظرہ کا واقفکار طبقہ علماء اس سے خوب واقف ہے کہ اسلام کے خلاف جیسی خطرناک اور زہریلی تحریر میور کی ہے شاید اور غور من کی بھی نہیں ہے میں یقین نہیں کرتا کہ کوئی مسلمان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دلی عقیدت اور محبت رکھتا ہو اس کتاب کو دیکھنا بھی گوارا کرے ایسا ہی اس نے ایک کتاب عیسائیوں کے لئے بطور رہنما اور رہبر کے لکھی ہے جس میں اس نے مسلمانوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کے اصول اور [illegible] اور اعتراض بتائے ہیں۔

غرض اس نے جسقدر تالیفات اسلام یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی ہیں ان کی غرض اور غایت اسلام کی مخالفت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر [illegible] ہے۔

اسی طرح پر ایک پادری ٹسڈل میں جنہوں نے ینابیع الاسلام جیسی زہریلی اور کفر سے بھری ہوئی کتاب فارسی میں لکھی ہے۔ اور [illegible] انگریزی میں ترجمہ [illegible] یہ کتابیں جو اسلام کی جانستان دشمن ہیں اور جن کو پادری لوگ مفت تقسیم کرتے اور نہایت سستے اڈیشن طبع کر کے فروخت کرتے ہیں۔ اب مولوی انشاء اللہ خان صاحب [illegible] اور مسلمانوں کے [illegible] بن کر ان کتابوں کی اشاعت اور فروخت کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آہ! اسلام کے لئے کیسا دردناک منظر سامنے ہے۔ کہ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا اسلام کا حامی بنتا ہے وہ کفر کی چھری کے ساتھ مسلمانوں [illegible] اور اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے مسلمانوں کی غیرت اور حمیت کا کیا ہی تقاضا ہے کہ وہ اس کے اخبار کے ہزاروں پرچے مفت تقسیم کریں اور علماء و طلباء میں اس کی اشاعت کر کے [illegible] مسلمانوں کی بے حمیتی اور عدم واقفیت کا کیا ثبوت ہوگا اگر انہیں معلوم ہو کہ ان کتابوں نے کیا لکھا ہے۔ تو میں یقین نہیں کرتا کہ وہ ایسی کتابوں کے بیچنے والوں کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھتے اور اس کے لئے متفقہ حقارت کا ووٹ پاس کرتا مگر یہ کام تھا۔ مسلمان اخبار نویسوں کا جن کے معلومات وسیع ہونے چاہئیں۔ انہوں نے اس طرف سے چشم پوشی کی [illegible] ایک انتظار کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ اس طلسم کو پاش پاش کرنے کے لئے قلم اٹھایا جاوے۔ اور اب مسلمان اخبار نویسوں کو اس طرف متوجہ کیا جاوے کہ وہ [illegible] اور [illegible] کے بداثرات سے محفوظ کرنے کے لئے سعی کریں۔

میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مولوی انشاء اللہ خان صاحب [illegible] کہ ان کتابوں کے بیچنے سے پادریوں اور کفر کو مدد دیتے [illegible] اسلام [illegible] کی سعی کی ہے کہ مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی کو بھی ہڑپ کرنا [illegible] ایک طرف تو انہیں مذہب [illegible] دوسری طرف ان کی جیبوں سے کفریات کی اشاعت کے [illegible] کتاب ہو خود [illegible] مگر مولوی انشاء اللہ خان صاحب [illegible] قیمت [illegible] پر بیچتے ہیں اور [illegible] احسان کرتے ہیں۔ ینابیع الاسلام کی [illegible] لیکن مولوی انشاء اللہ خان صاحب [illegible] اصل قیمت [illegible] کہ ان کتابوں کو پڑھ کر اسلام سے بدظن ہوں [illegible] پر لیڈر مسلمانوں [illegible] پیسہ تو [illegible] نہیں [illegible] کریں گے۔ اور [illegible] معلوم نہیں ہوتی [illegible] ایک مسلمان تو ان کتابوں کو دیکھنا بھی نہیں چاہتا مگر وہ فروخت کرتے ہیں اور گراں [illegible] یہ ہے ثبوت اس امر کا کہ یہ شخص قومی [illegible] ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سے اجتناب کریں اور اس کے اخبار کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں جب تک وہ [illegible]

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

تلک اذا قسمۃ ضیزی | اختلاف رائے اگر نیک نیتی

اور حق جوئی کی غرض سے ہو اور بغض اور عناد کی بجائے خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو وہ اختلاف مبارک اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ لیکن جب اختلاف کی بنیاد عداوت اور بغض پر ہو تو وہ اختلاف قوم اور ملک کے لئے کبھی مفید اور مبارک نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو مخالفت علماء اسلام (اگر انہیں علماء کہا جاوے) کرتے ہیں۔ وہ ایک لمبی دوڑ اور تجربہ کے بعد ثابت ہو گئی ہے کہ تلک اذا قسمۃ ضیزی کے ماتحت ہے۔ میں اس کا نہایت ہی مختصر نمونہ مولوی ثناء اللہ کی تحریر میں دکھانا چاہتا ہوں اس نے اپنے ۷ ستمبر کے اخبار میں غلام قادر قادری مرتد کے حضرت مسیح موعود کے خلاف دو الہام شائع کئے ہیں پہلے الہام میں ظاہر کیا ہے کہ کسی علاقہ میں ان کے مریدوں کا کم از کم ¼ حصہ پھر جائیگا۔ اور دوسرا الہام یہ شائع کیا ہے کہ تین ماہ کے اندر مرزا صاحب ایک خوفناک بیماری اور ہر رنگ میں مبتلا ہوں گے اور آنکھوں کا نور کم ہو جائے گا۔

ان الہامات کو شائع کر کے مولوی فاضل صاحب نوٹ دیتے ہیں سردست ان الہاموں کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے بجز اس کے کہ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ الخ البتہ یہ رائے قابل قدر ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود کے الہامات پر بھی اسی طرز سے کبھی ریمارک کیا؟ ہرگز نہیں تلک اذا قسمۃ ضیزی۔ اسی اخبار میں اس سے پہلے ڈاکٹر عبد الحکیم خان والی پیشگوئی پر ریمارک کیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کو تمام و کمال درج کیا جاتا اور اس کے آخر میں بھی یہی نوٹ ہوتا۔ مگر نہیں اس پیشگوئی کا نہایت ہی مختصر خلاصہ جس میں اصل پیشگوئی کو بالکل نہیں چھوڑا درج کر کے نکتہ چینی شروع کر دی ہے اور رسالہ پیشگوئی کا حوالہ دے کر جو چاہا لکھا۔ کاش! اس متعصب کے اندھے کو اتنا ہی معلوم ہوتا کہ یہ پیشگوئی اس سے پہلے شائع کی گئی۔ کہ اس سے پہلے آپ کی صداقت کے ظاہر نہیں ہو چکی۔ کیا آپ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں ایک ہی نشان دکھلایا تھا۔ اگر آپ نے زیادہ اور فی الحقیقت کثیر التعداد دکھلائے تھے تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ پہلے نشان نشان نہ تھے؟ زاہد صاحب! نشانات کا ظہور واقعات پیش آمدہ کی بنا پر ہوا کرتا ہے اور ہر نشان مامور کی صداقت کو واضح کیا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ نشان ہے جو ڈاکٹر نے خود لکھ دیا ہے۔ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا۔ اب زمانہ دیکھیگا جو ظاہر ہوگا۔ اگر تقویٰ اور خدا ترسی تیرے مزاج اور فطرت میں ہوتی تو تو انتظار کرتا اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھتا!!

مگر جب حالت یہ ہو

صم بکم عمی فہم لا یرجعون

تو ایسی امید ہو تو کیونکر! انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جاپان میں اسلام

اس عنوان سے پیسہ اخبار نے مندرجہ ذیل نوٹ کو نقل کیا ہے۔

پیرس کا نہایت معتبر روزانہ اخبار "پاٹری" اپنی ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں زیر عنوان "کیا جاپان اپنا مذہب بدلیگا" کے برلن کی حسب ذیل درج کرتا ہے۔

(برلن - ۱۶ جولائی - از مقام ٹوکیو)

کانفرنس تحقیق مذاہب کا اجلاس ہونے کے بعد جو بحکم شہنشاہ جاپان جلالت مآب میکاڈو کے ٹوکیو میں قائم ہوئی ہے رواج اسلام کا مسئلہ فوق العادت ترقی کرتا معلوم ہوتا ہے۔ اس کانفرنس کا اصلی مدعا یہ ہے کہ مذاہب عالم کی چھان بین کر کے تحقیق طور پر یہ رائے قائم کریں۔ کہ بعد ازیں جاپان کا سرکاری مذہب کیا ہونا چاہیئے اور قرینہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ کانفرنس کا فیصلہ مذہب اسلام کے رائج ہونے کا ہوگا۔

تقریباً اب سے بیس سال پیشتر اہل جاپان خفیہ اور علانیہ کوششوں کو استعمال میں لا کر مسلمانوں ... بالخصوص ترکوں کا دل اپنی جانب مائل کر رہے ہیں اور بظاہر اس جد و جہد کی بجز اس کے اور کوئی غرض نہیں ہو سکتی۔ کہ اسلام کو جاپان کا سرکاری مذہب بنانے کے اسباب و سامان مہیا کئے جاویں۔ دولت جاپان کے اس اقدام کا ایک اہم نتیجہ تو یہ ہوگا۔ کہ وہ ایک بارگی چالیس کروڑ چینی مسلمانوں کا دل اپنی جانب کھینچ لے گی اور ان کو حقوق و امتیازات میں بت پرست چینی قوم کا ہمسر بنا دیگی۔ اور یہ معاملہ زرد خطرہ کا ایک نیا اور خالص ثبوت ہے۔

اس خیال نے واقعیت کی صورت اختیار کر لی۔ تو مذہب اسلام کی خلاف عادت ترقی قابل دید ہوگی۔ اور وہ جاپان کے ہاتھ میں پہنچکر ایک بے حد بیش قیمت آلہ بن جائیگا جس کے ذریعہ سے وہ مشرق بعیدہ کو اپنی سطوت و جبروت کے سامنے سرنگوں کریگا۔

آریہ سماج کی موت

آریہ سماج کی موت کے متعلق فروری ۱۹۰۳ء میں ایک پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک صدی نہ گذرے گی جو اس مذہب پر موت وارد ہوگی اور یہ پیشگوئی عام طور پر شائع کی گئی تھی انہیں ایام میں پنڈت رام بھجدت نے جو ان دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان (صدر مجلس) تھے بڑے زور و شور سے اس کی تردید کی تھی اور کہا تھا کہ یہ غلط ہے اور یوں ہے اور یوں ہے وہ لوگ جو قادیان آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر موجود تھے اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں۔ اس پر ابھی تین سال ہی گذرے ہیں کہ آریہ سماج کی موت کی پیشگوئی کو عملی طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ قطع نظر اس مضمون کے جو اگست سنہ ۱۹۰۶ء کے رسالہ اندر میں دہرم پال نے آریہ سماج کی موت پر لکھا ہے۔ خود پنڈت رام بھجدت صاحب نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ سو سال کے اندر آریہ سماج نیست و نابود ہو جائیگا۔ چنانچہ پرکاش مورخہ ۱۱ ستمبر میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مسٹر رام بھجدت نے ہندو سبھا کی قائمی کی ضرورت کی ایک وجہ یہ تبلائی۔ کہ موجودہ آریہ سماج کبھی بھی سو برس سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ نیست و نابود ہو جائیگا۔ اس لئے ہندو قوم کو اٹھانے کی ضرورت ہے۔ الحق یعلوا ولا یعلیٰ سچائی ہی کی فتح ہوتی ہے وہی پنڈت رام بھجدت جو قادیان کے مقام پر قادیان ہی اس پیشگوئی کو پڑھ کر اس کی تردید کرتا تھا۔ آج خود ہی اس کی تائید کرتا ہے اور اس پر زور دیتا ہے اور عملی صورت میں اس کے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنے جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اعجاز اور کرامت کیا ہوگی۔

بیا بنگر زغلامان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

آریہ سماج ناچ کی تعلیم دیگا؟

مہاتما منشی رام کی جو رائے ہوتی ہے وہ علی العموم مضحکہ خیز ہی ہوتی ہے گذشتہ اشاعت میں ایک نوٹ میں ہم نے ان کی غیرت و حمیت کے اظہار کے لئے لکھا تھا آج اسی قبیل کا اور ایک اور نوٹ لکھنا پڑا ۱۷ ستمبر کے پرچارک میں "ناچ کا دیوتا ہے" کے عنوان سے ایک مختصر سا نوٹ لکھا ہے جس میں ظاہر کیا ہے کہ بت پرستی کے دشمن دیندار عیسائی مورتیاں بنا کر بیچتے ہیں۔ پھر آگے چل کر آپ کہتے ہیں کہ ایک امریکن لڑکی نے ... کا ناچ سیکھا ہے جس سے وہ لاکھوں پیدا کر رہی ہے ... آپ فرماتے ہیں۔ ناچنا ہنر تو اچھا ہے لیکن تشبیہ ... میں ... اور ڈوبنے کی کوشش امریکہ کے مہذب باشندوں کے شایان نہیں۔

مہاتما منشی رام نے ناچ کی جو تعریف کی ہے وہ کسی غیور اور باحیا دل سے نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ناچ کو اس میں بالاتفاق ... کے لئے خطرناک تسلیم کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ عمدہ ہنر ہے۔ تو مہاتما منشی رام جو اپنے قول کو عملی رنگ میں لانے کی بھی کیا کرتے ہیں۔ اس ہنر سے ضرور اپنی بیری اور پتنی کو مستفید کریں گے۔ اور پھر انہیں پبلک میں اپنے تجربے پیش کرنے کے قابل بنا سکیں گے۔ یہ ہنر کسی اور پہلو سے تو شاید مفید نہ ہو۔ ہاں اس مذہب کی اشاعت اور ترقی کا ذریعہ بن سکے گا۔ ... سکتے ... جو پہلے ہی نیوگ جیسی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے۔ نیوگ کی اشاعت اور ترویج کے لئے ناچنا زیادہ مفید ہوگا۔ افسوس ان لوگوں کی حالت کہاں تک گر گئی ہے اور اس پر اصلاح کے مدعی ہیں۔

دہرم پال اور آریہ سماج

دہرم پال اور آریہ سماج میں غضب یعنی ... کی کشمکش پیدا ہوگئی ہے۔ ... کیا ہے کہ مسٹر دہرم پال آجکل سماج کے خلاف آمیز رپورٹوں میں مصروف ہیں۔ آپ چونکہ برہم چاری ... اور وید کے مطالعہ کے بجائے ... کرتے لیکن آپکے دل میں شرارت ... کی بجائے سماج کو بیچ پڑتا ہے کا شوق پیدا ہوا کر اس لئے آخر میں لکھا ہے آجکل آریہ سماج ... یہاں ستی کا کھیل ہوگیا ہے۔ جو اخیر ... نوجوان اٹھتا ہے وہ اس کی اصلاح کی شخص کو خوش کرنے کی ...

سان فرانسسکو کی تباہی اور قرآنی صداقت کی گواہی

جب سے نبوت اور رسالت کا اللہ تعالیٰ نے سلسلہ شروع کیا ہے کبھی ہی ایسا نہیں ہوا کہ نبوت و رسالت کے مدعی کو بلاچون وچرا قبول کر لیا گیا ہو۔ بلکہ ہمیشہ یہ دستور رہا ہے کہ جب نبوت و رسالت کے مدعی ضرورت حقہ زمانہ کے لحاظ سے مبعوث ہوتے رہے تب مخالفین اور منکرین نے طرح طرح کے پہلو اونکے جھٹلانے اور تکذیب کرنے کے اختیار کرکے جہانتک نبا اونکے تردید اور تکذیب میں ناخونوں تک زور لگا کر دکھلا دیا کہ وہ پہلے انبیاء کے منکروں اور مکذبوں سے کسی طرح بھی کم نہیں بلکہ اگر کسی بات میں مثلاً اونکا نمبر دو رہا ہے تو انہوں نے اوس بات میں اپنا نمبر پورا ... کرکے ... دکھلا دیا اور ثابت کر دیا کہ مخالفت اور انکا کرنا ... ہوتا ہے۔ مگر سنت اللہ ہمیشہ سے یوں چلی آئی ہے کہ خدا تعالیٰ کے کام اور ارادہ کو کوئی نقاش نفاش اور خفاش سے خفاش بھی رد نہیں کر سکتا اگرچہ دنیوی و جہالت کے لحاظ سے یا زبانی چالاکی کے سبب یا فخریہ طور پر اپنے نام کے آگے بعض لوگ دم چھلا لگا کر اوسی سے پردۂ زنگاری میں بیٹھکر کام لینا چاہتے ہیں اور لیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نظر سے کوئی کب چھپ سکتا جس وقت میں کہ وہ جہر اور خفا کا جاننے والا عالم الغیب ہونے کے سبب سے ہے کچھ دن ہوئے کہ اخبار ے دنیا میں ایک نقاش صاحب (جنکو خفاش کہنا بیجا نہ ہوگا بلکہ حق بہ حق دار رسانید کا مصداق ہے) نے اخبار ے دنیا میں جنم لیا ہے جنہوں نے اپنے دوسرے بھائیوں کیطرح اپنے نقاشی کا ثبوت دینا یا اپنے نقاش ہونے کا سکہ یوں جمانا چاہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاک سلسلہ کے ساتھ ٹکر لگا دیں مگر ہم میاں نقاش صاحب سے نصیحتاً گذارش کرتے ہیں کہ اول تو وہ میرزا کے معاملہ میں قلم اوٹھانے کی لاحاصل کوشش کرکے اپنے بایۂ علمی اور نقاشی کو داغ نہ لگاویں اور اگر ایسا ہی اونکے دل میں شوق ہے یا اسی میں اپنی نقاشی کا ثبوت دنیا کو دے سکتے ہیں تو اونکو چاہیئے کہ جو اعتراض کیا کریں یا جس بات پر نظر ڈالنے اور بحث کرنا منظور ہوا کرے تو قرآن کو ... کر ... لیتے قرآنی اسناد ... سے ہر ایک امر پر بحث کیا کریں تاکہ ہم لوگوں پر آپ کی نقاشی کا ثبوت کامل طور پر ہو جاوے نیز یہ معلوم ہو سکے کہ دوسرے انبیاء کے ماننے میں آپنے دہوکہ کہا نہیں کھلایا کیونکہ جس صورت میں مثلاً آپنے ایک اعتراض کیا اور وہی اعتراض نبیوں پر آپ جیسے دل و دماغ والے پہلے سے کر چکے ہوں تو بتلانے کہ آپکے خوبی دماغ اور نقاشی کا ثبوت ہم پر کیا پڑ سکتا ہے؟

غور فرماویں کہ جناب اقدس مآب حضرت اقدس میرزا صاحب قبلہ کے مریدوں کو کہیں تو آپنے شیران بیشہ کہٹہ جہتی بیان کیا ہے اور کہیں بہولی بھالی میرزائی جماعت بیان کرکے اپنے پردہ دری کرائی ہے اور کہیں پر لکہا ہے کہ میرزائی غیر میرزائی دنیا کی آنکہوں میں خاک جہونکنے چاہتے ہیں اب جس قدر یہ باتیں بیان کیگئی ہیں علاوہ چہوٹا منہ بڑی ہونے کے ایک دوسرے سے ایسا متضاد ہیں کہ پڑہنے والے کو بے اختیار ہنسی آتی ہے کہ میاں نقاش کے نقاشی خزانہ سے کیا نکل رہا ہے۔ ہر ایک معمولی عقل و سمجھہ کا آدمی بھی غور کرے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر فی الواقع میرزائی بہولی بھالی جماعت ہے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ بہولی بھالی جماعت چالاکوں عیاروں دل کے اندہیوں اور گہانٹہ سے پوشیدوں کو تاڑ کرکے اونکی چالاکی کا بخیہ اودہیڑ سکے اور درحقیقت میرزائی شیران بیشہ کہٹہ جہتی ہیں تو آپ کا قلم ہاتھ میں لیکر اپنے نقاشی کے جوہر دکھلانا چہ معنے دارد؟ اجی کیا آپنے کبھی دیکھا ہے کہ دشت شیر ہا کے سامنے بہیڑ ٹہر سکے؟ پس جس صورت میں آپ قائل ہیں کہ میرزائی کہٹہ جہتی میں شیران بیشہ ہیں اور آپ قائل ہیں کہ حجت تراشی میں قادیانی دماغ کی ہمسری اونکا دماغ نہیں کر سکتا تو یہ تو وہی بات ہوئی کہ نہ آؤ دیکہا جاوے نہ تاؤ اور پہاڑ کے ساتھہ ٹکر مار کر اپنا خون خراب کرکے خسران میں مبتلا ہو کر خلق خدا کو ہنسایا جاوے۔ پس سخت گناہ کیا اور سخت گمراہی میں مبتلا ہوئے جو قادیانی گروہ کے خلاف قلم اٹھانے کو بیٹھ گئے واہ رے نقاش شاباش! شاباش!! شاباش!!

کیوں نہ ہو نقاشوں کو درحقیقت ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ سنت اللہ سے یہ ثابت ہے کہ انبیاء سابقین کے مبارک وقتوں میں بھی ایسے ایسے وجود موجود تھے جنکا بروز یا اوتار میاں نقاش نے لیا ہے اور وہ بھی اسی طرح شور و شر مچا کر تبلیغ کا کام کرتے رہے ہیں اور ... فائدہ ... ہے کہ جنکو موافقت کے ذریعہ خدا کے سلسلہ کی خبر نہ لگی ہو وہ ان مخالفوں کے ذریعہ خبر پا جاویں علاوہ بریں جسطرح میاں نقاش نے خدا کے مسیح موعود کی جماعت کو جیسے الفاظ میں بہولی بھالی جماعت کہا ہے ایسے ہی انبیاء سابقین کے پاک گروہ کو جناب نقاش جیسے دل و دماغ والے بھلے مانس کہتے رہے ہیں۔

بھلا کوئی ایسا دل گردہ والا ہے جو انؤمن کما امن السفہاء کہنے والوں اور میاں نقاش صاحب میں کچھہ فرق ثابت کر سکے ہمارے خیال میں انؤمن کما امن السفہاء کہنے والوں اور نقاش کے دل و دماغ میں فرق کرنے کی کوشش کرنا اسبات کا مصداق ہونا ہے۔

کہ ایں خیال است و محال است و جنون اور کیا نوح علیہ السلام کے وقت کے اور موسیٰ علیہ السلام کے وقت کے اور عیسیٰ علیہ السلام کے وقت اور سید نا خاتم الرسل کے وقت کے مخالفین و معاندین کی طرح میاں نقاش کی فطرت سے کوئی عجیب فطرت رکھتے تھے ہرگز نہیں۔

اجی جب یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ سنت اللہ التی قد خلت من قبل ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا تو پھر کیسے یہ ہو سکتا ہے کہ میرزا صاحب اپنے دعوے میں تو سچے ہوں اور مخالفین و معاندین آپ پر اور آپ کی پاک جماعت پر ویسے ہی بیہودہ اعتراض نہ کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے مخالفین کرتے رہے ہیں۔

سانفرانسسکو پر جو آفت آئے گو وہ وسوویس کی آتش فشانی نے جو کچھہ آفت ڈھائی اٹلی کی قسمت نے جو کچھہ دیکہا کانگڑہ پر خدا کے غضب کی جو لاٹھی اچانک ٹوٹی اس میں کوئی بھی خدا کے گرفت سے ڈرنیوالا شک نہیں کر سکتا کہ یہ تمام حادثات عذاب الٰہی اور غضب خداوندی تھے اور کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور خلاف ورزی کے نتیجے تھے جو ان بدبختوں کو بھگتنے پڑے جنہوں نے دنیا پرستی کو ہی اپنی زندگی کا دار و مدار سمجھکر اوباشیوں اور فسق و فجور میں مبتلا رہنا زندگی کا مدعا خیال کیا تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون قدرت ہے کہ جب مادی دنیا کے فرزند مادی دنیا کی محبت میں منہمک ہو جاتے ہیں اور نہ صرف خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری اور حکموں پر چلنے سے دل چراتے ہیں بلکہ طرح طرح کی اوباشیاں اور فسق و فجور میں مبتلا ہو کر فساد مچاتے ہیں تو ایسی حالت میں قرآنی تعلیم کے بموجب اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی اپنا رسول اور نبی مامور و مبعوث کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اوسکے ذریعہ اپنی رحمت اور قہار نشان دکھلا کر بچا لیتا ہے ورنہ دیسے اکثر لوگ تو اس لائق ہوتے ہیں کہ اونکو پیس دیا جاوے اور چکنا چور کر دیا جاوے کیونکہ نافرمانوں اور دنیا کے گند میں مبتلا رہنے والوں کا دنیا سے اوٹھہ جانا اور ہلاک ہو کر تباہ ہو جانا ہی بہتر ہے۔ اور ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نیکوں اور پارساؤں کو ہلاک و تباہ کیا گیا ہو اور بدمعاشوں اور شورہ پشتوں اور ظالموں و سفاکوں کو بچایا گیا ہو نیز ایسا ہی کبھی نہیں ہوا تو جب تک دنیا میں کمال طور پر اندھیر اور ظلم اور سیاہ کاریاں نہ پھیل گئی ہوں اور خدا کا رسول و بشیر و نذیر نہ موجود اور مبعوث کر دیا گیا ہو۔ اور عذاب الٰہی آ جاوے چنانچہ قرآن شریف نے صاف طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ بغیر بعثت رسول کے عذاب الٰہی آوے جیسا کہ ذیل کی آیت سے یہ مدعا ثابت ہوتا ہے یعنی ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا جس کا مفہوم اور مطلب صاف یہی ہے کہ عذاب الٰہی کے آنے سے پہلے رسول اور نذیر خدا تعالیٰ مبعوث فرماتا ہے۔ اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ رسول کی ضرورت بھی ایسے وقت ہوتی ہے کہ جب دنیا خدا تعالیٰ سے بالکل اپنا قطع تعلق کر چکے ہوتے ہے اور اکثروں کے ایمان اور ایقان اوس مالک حقیقی سے اوٹھہ جاتے ہیں اگر بعض نبی ہوتا ہے تو وہ صرف صرف رسمی طور پر نہ کہ بصیرت اور معرفت کے طور پر۔ اور اکثروں میں دنیا کی محبت اور اور دنیا پرستی کا جذام لگا ہوتا ہے اور فسق و فجور کا بازار خوب گرم ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ وما کان ربک مہلک القریٰ حتی یبعث فی امہا رسولا یعنے جب تک اللہ تعالیٰ کسی ام القریٰ یعنی (قصبہ میں) رسول نہ مبعوث کرلے عذاب نہیں نازل کیا کرتا اور کہ ما کنا مہلکی القریٰ الا واہلہا ظالمون یعنی اللہ تعالیٰ بستیوں کو ہلاک تو تب ہی کیا کرتا ہے جبکہ وے یعنی بستیوں کے رہنے والے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکر ظالم قرار پا جاتے ہیں۔ پس اس سے نتیجہ جو نکلتا ہے وہ ایسا صاف اور بدیہی ہے کہ ہر ایک ... عقل والا سمجھ سکتا ہے۔

یعنی یہی کہ عذاب آلہی کے نزول کا باعث خدا تعالےٰ کی نافرمانی اور اوسکے حدود کا توڑنا اور فساد مچانا اور گناہوں کے سیلاب کا زور پکڑتا ہے اور ایسے ہی وقت میں انبیاء کے مبعوث ہونے کی ضرورت بھی ہوتی ہے اسلئے فرمایا کہ پہلے رسول مبعوث کیا جاتا ہے اوسکے بعد عذاب آلہی نازل ہوتا ہے ہاں اتنا تفضل ہوجاتا ہے کہ رسول کے فرمانبردار عذاب کی سختی سے بچالیا جاتا ہے یعنی ظالمین تباہ و ہلاک ہونیکے بعد داخل ہوتے ہیں۔

علاوہ ازین قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ دور دور پہلے عذاب اسواسطے نازل فرماتا ہے کہ لوگ عبرت پکڑکر اپنے حالت کی اصلاح کرلیں اور بنیز جنکو پکڑا جاتا ہے بے فائدہ یا بے گناہ بھی نہیں پکڑا جاتا بلکہ دراصل وہ بڑے خبیث اور شریر ہوتے ہیں۔ پھر آخر جب لوگ دور دور کے عذاب کا ذکر سنکر اور واقعات پڑھکر بھی عبرت نہیں پکڑلیتے اور راہ راست کی جانب مائل نہیں ہوتے تب بڑے عذاب کا دروازہ کہولا جاتا ہے جو عذاب آلہی ہر گز تٹا اور ہنسی اور مذاق اوڑاتے ہیں ہاں یہ سنت اللہ ضرور ہے کہ ایسا ٹھٹھا اور ہنسی کرنیوالوں کو اول اول کچھ مہلت بھی دیجاتی ہے جیسے کہ آیت ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ ولقد استھزئ برسل من قبلک فاملیت للذین کفروا ثم اخذتھم فکیف کان عقاب یعنی اللہ تعالےٰ اس آیت میں آنحضرت صلعم سے فرماتا ہے کہ اے پیغمبر جسطرح کہ تمہارے عذاب کے وعدہ دینے پر یہ لوگ ہنسی کرتے ہیں ایسے ہی تم سے پہلے بھی مخالف انبیاء کے ساتھ کرتے رہے ہیں تو اون ہنسنے والوں کو ہمنے کچھ مہلت دی تاکہ جو کچھ کرسکتے ہیں کرلیں پھر آخر کو دھر پکڑا تو تم نے دیکھہ لیا کہ ہمارے پکڑ کس غضب کی تھی کہ اونکا ستیاناس ہوگیا۔ اور قرآن سے یہ ثابت ہے کہ زلزلے اور طاعون عذاب الٰہی اور غضب خداوندی ہیں۔ اسلئے یہ ماننا ضروری ہے کہ اسوقت کوئی رسول اور نبی ہو کیونکہ قرآن سے ہمنے اوپر ثابت کردیا کہ بغیر بعثت رسول کے عذاب نہیں آیا کرتے۔ کہ قوم ثمود اور قوم شعیب پر زلزلے کے ہی عذاب آئے تھے اسلئے اس سے خدا تعالیٰ نے ثابت کردیا کہ زلزلے بیشک عذاب الٰہی ہیں اگر کوئی انکار کرے تو ثابت ہوگا کہ جس جس عذاب کا صالح اور شعیب کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے وعدہ دیا تہا وہ نہیں آیا کیونکہ یہ بتلایا ہی نہیں گیا تہا کہ عذاب اس قسم کا ہوگا اور ایسا ہی یہودیوں پر رجز من السماء سے خدا تعالےٰ نے طاعون کا عذاب آلہی ہونا ثابت کیا ہے۔ اب میاں نقائش صاحب (جوکہ دراصل خفائش ہیں) کو چاہئے کہ قرآن سے کوئی ثبوت تلاش کرکے پیش کریں کہ یہ جو حوادث آئے دن آتے ہیں اور ملک کے ملک تباہ کرتے ہیں عذاب آلہی اور غضب خداوندی نہیں بلکہ اتفاقی حوادث ہیں تاکہ ہمکو اندازہ کرنیکا موقع ملجاوے کہ فی الحقیقت نقائش صاحب یورپ کے فلاسفروں اور مادی دنیا کے فرزندوں مٹیریلسٹوں سے بڑھکر ہی نہیں بلکہ انبیاء کے منکرین سے بھی بڑھکر ہونیکے علاوہ اعلےٰ دماغ رکھتے ہیں۔

قرآن کی صداقت اور راستی سے مملو ہے اور ہر ایک بات کیسی خوبی اور حکمت سے بیان کیگئی ہے جوکہ وقتاً فوقتاً پوری ہوتی ہے کیا عمدہ فیصلہ کیا ہے اور اچھا طریقہ بیان کیا ہے کہ جب تک دنیا پر اندھکاری اور گناہگاری اور ظلم و سفاکی زور نہیں پکڑتی اور خدا کا کوئی رسول مبعوث نہیں ہوجاتا عذاب آلہی نازل نہیں ہوتا اجتک تو یہ بات اس زمانہ کیلئے ذرلی تہی مگر اس وقت اللہ تعالیٰ نے فعل سے اسکو پورا کرکے فعلی شہادت سے اسکے سچائی پر مہر لگادی چنانچہ اسی قدیمہ سنت کی مطابق اللہ تعالےٰ نے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو اس طوفان بے تمیزی کے وقت مبعوث فرماکر یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین کرکے حسب وعدہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے رسول بنایا اور پھر گناہگاروں اور سیاہ کاروں کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کرنا شروع کردیا اور جیسے کہ اس زمانہ میں سب طرح کی بدیاں جمع ہوگئیں ہیں اسیطرح عذاب بھی طرح طرح کے دئے جاتے ہیں چنانچہ کہیں تو زلزلے سے تباہ کیا جاتا ہے اور کہیں آگ سے جلاکر خاکستر کیا جاتا ہے اور کہیں سیلاب سے بیڑا غرق کیا جاتا ہے اور کہیں طاعون سے بے خانماں کیا جاتا ہے اور یوں خدا تعالیٰ کی بات اور اوسکے کلام اور رسول و خاتم الرسل اور افضل الرسول کی صداقت کا ثبوت دیا جاتا ہے مگر دیکھنے کیلئے آنکھ چاہئے صدق اللہ صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشکرین والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علےٰ خیر خلقہ محمد والہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الکاملین المکملین فقط

راقم خاکسار محمد حسین از لاہور چھاونی

وصیتوں کے متعلق یادداشت

بعض احباب کے استفسار پر یہ امر عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ دسواں حصہ آمدین جو اشتہار الوصیت کے ماتحت دیا جاوے گا۔ یہ صورت ہوگی کہ جو احباب چاہیں۔ اس دسویں حصہ میں سے لنگرخانہ۔ مدرسہ اور اعانت میگزین کا چندہ وضع کرنے کے بعد بقیہ مجلس کارپرداز کو دیں لیکن ان مدات کے سوا جن کا حساب دفتر میں رہے گا اور کسی مد میں یا کسی رسالہ یا اخبار کی قیمت کا جو روپیہ دیا جاوے گا۔ وہ محسوب نہیں ہوگا مثلاً ایک شخص کی آمد کا دسواں حصہ سات روپیہ ہے تو اسے اختیار ہے کہ اسمیں سے مثلاً عا لنگرخانہ میں اور عہ مدرسہ میں عہ اعانت میگزین میں دے اور باقی تین روپے مجلس کارپرداز کو دے ایسے احباب کے ناموں کا ایک رجسٹر الگ رہیگا۔ جسمیں ان کے متعلق کل حساب وکتاب رہیگا اور قبرستان میں دفن ہونیکے متعلق انکے وہی حقوق ہونگے۔ جو وصیت کرنیوالوں کے حقوق ہونگے۔ ایسے تمام احباب کو سرٹیفکیٹ بھی دئے جاوینگے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ باقاعدہ ماہوار یا ششماہی جیسی صورت ہو وہ اپنی آمد کا دسواں حصہ بھیجتے رہیں۔ (خاکسار محمد علی)

ضرورت

چونکہ شیخ ضیاء اللہ صاحب جو چھہ ماہ کی رخصت لیکر آئے ہوئے تھے۔ واپس جانیوالے ہیں اس لئے مدرسہ میں ایک گریجوایٹ یا سینیر سرٹیفکیٹ استاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ درخواستیں بنام سیکرٹری مجلس ناظم التعلیم آنی چاہئیں شبیر علی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء

ضروری گذارش

بجور وید کی تفاسیر کا اردو ترجمہ تیار کرلینے کا مینے انتظام کرلیا ہے پس جو صاحب اسے چھپوانے کا انتظام فرماسکتے ہوں مطلع کریں۔ میں اس ضخیم کتاب کو خود نہیں چھپوا سکتا۔

(۲) تحفہ آریہ سماج یعنے آریہ سماج کی پول اب بہت تہوڑی رہ گئی ہے پس اسے بھی دوبارہ چھپوانے کا جو صاحب انتظام کرسکتے ہوں مجہہ سے خط و کتابت کریں۔ خاکسار عبد العزیز (جگدمبا پرشاد ورما) معرفت مطبع قاسمی شہر لدھیانہ پنجاب

ضرورت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجہے ایک معلمہ کے واسطے زنانہ مدرسہ گورالی تحصیل ضلع گجرات کے ضرورت ہے۔ ایک احمدی معلمہ کو ترجیح دیجاویگی۔ معلمہ قرآن کریم۔ اُردو۔ حساب سینا اور پرونا اور کاڑہنا جانتی ہو۔ تنخواہ مبلغ عہ روپیہ ماہوار اور مکان مفت دیاجاویگا۔ اپنے گرہربار اخبار کے کسی گوشہ میں اسکو چھاپ کر ممنون فرماویں۔ نیازمند ملک مولا بخش مینیجر زنانہ مدرسہ گورالی

ضروری اطلاع

مطبع میں روپیہ کی بہت ضرورت اور چندہ کا صاف ہونا بھی ازبس ضروری ہے اسلئے یہہ تجویز کی گئی ہے کہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کا الحکم کل بقایا داران کے نام یکدم وی پی کردیا جاوے۔ یہہ ہوسکتا ہے کہ بعض احباب امرنت قیمت دینے کیلئے طیار نہوں لیکن اگر وہ مطبع کی ضروریات اور مشکلات کو مقدم سمجہہ لیں تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اسلئے جسطرح ممکن ہو وہ ۲۴ ستمبر کا وی پی شدہ الحکم وصول کرلیں۔ اور مجہے شکرگزاری کا موقع دیں قومی کاموں میں ذرا سا تساہل بہت کچھہ روکیں پیدا کردیتا ہے اگر اس نوٹس کے بعد بھی کوئی صاحب اشد مجبوری کی وجہ سے ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کا الحکم وی پی نہ لے سکیں تو وہ اس سے پہلے اطلاع دیں۔

خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر

مفرح عنبری
قیمت فی ڈبیہ پانچ روپیہ

جملہ ڈاکٹر صاحبان و حکمائے ہندوستان کی قدردانی

وزن پانچ تولہ خوراک دو ماشہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوب ہے زر پہ اگر کھلے ہے تو صراف کی نظر پہ کھلے

خدائے کریم و رحیم کی بے اندازہ فیاضی ہو کہ مجھ سے سخن زبلک کی لائق اطباء کی نظر میں اس سنت سے دیکھا جائے۔ جس کی مثال ہندوستان جیسے ملک میں ہوگا اگر ممکن نہیں تو قریبًا محال ضرور ہے۔ اور یہ محض خدائے تعالیٰ کا فضل ہے۔

ورنہ من آنم کہ من دانم ؛

مفرح عنبری کو تیار کر کے جب اس بزرگ جماعت ڈاکٹران و حکمائے ہند کو توجہ دلائی گئی۔ کہ یہ ایک بے نظیر و لاجواب دوائی آپ کے ملک میں تیار ہوئی ہے جس کا مقابلہ یورپ کی کوئی پیٹنٹ دوائی بھی جو تا حال اس غرض سے اس ملک میں آچکی ہیں نہیں کر سکتیں اور نہیں کر سکتیں۔ تو اول اول جیسا کہ قاعدہ ہے میری عرض پر کچھ زیادہ توجہ نہ کی گئی۔ لیکن رفتہ رفتہ جب ملک میں چاروں طرف مفرح عنبری کی شہرت ہوئی اور اس کے استعمال کرنے والے خود مجسم اشتہار بنکر اس کے موجد کی حوصلہ افزائی کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ پبلک جلسوں میں لکچروں کے ذریعہ اس کا چرچہ ہونے لگا۔ تو الحمد للہ کہ اس بزرگ جماعت نے بھی توجہ مبذول فرمائی رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہندوستان بھر میں جو شہرت کا دقیقہ باقی رہ گیا تھا وہ اس قابل فخر جماعت کی طفیل اللہ کے فضل سے پورا ہو گیا ؛

اس بات کے کہنے کی تو میں جرأت نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہوں کہ خدانخواستہ ان میں سے کسی کو ایسی عمدہ دوائی بنانا آتا نہیں یا آپ جانتے نہیں جس حالت میں کہ خداوند کریم کی عنایت آپ ہر طرح لائق تعلیم یافتہ تعلیم یافتہ ڈاکٹری جماعت میں داخل ہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی پر ممتاز ہیں ہاں ساتھ ہی اس کے میں یہ بھی نہیں مان سکتا کہ آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو۔ کیونکہ ہر ایک دانا معالج کو جس کا کام ہر وقت مریضوں کا علاج کرنا ہے خواہ وہ اپنے وقت کا ارسطاطالیس۔ جالینوس۔ بو علی سینا ہی کیوں نہ ہو ہمیشہ ہر ایک عمدہ چیز کی ہے اور ہر ایک مناسب دل طبیعت کو اس کی تلاش بھی رہتی ہے۔ چنانچہ بزرگان نہایت ادب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا اور جنہوں نے بڑی توجہ سے کام ... میری عرض کو جگہ دی۔ خود فائدہ اٹھایا مجھے فائدہ ہوا اور مریضوں پر احسان کیا آئندہ کے لئے ایک اتحاد قائم ہو گیا۔ اور جو دائمی فائدے ہیں وہ علیحدہ۔ میرے پاس کافی الفاظ نہیں کہ اس مختصر میں ان کا شکریہ ادا کر سکوں۔ البتہ مکمل رپورٹ میں انشاء اللہ مفصل ذکر خیر کروں گا یہاں صرف اسمائے گرامی ان پاک دل معصروں کے شکریہ کے ساتھ عرض کرتا ہوں جو یہ ہیں

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب ... پانچ ... ڈسپنسری نرسنگھ پور
جناب ڈاکٹر محمد رحمت ... صاحب ... پاپون ضلع مولمین
جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب لمنڈرا (نیپال)
جناب ڈاکٹر خانصاحب عبد المجید خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لونیٹک اسائلم ناگپور
جناب ڈاکٹر غلام ... صاحب کامپٹی ناگپور
جناب ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب دیپور ضلع گوداوری
جناب ڈاکٹر مول چند صاحب پنشنر دھمتاری ضلع رائے پور
جناب ڈاکٹر محمد حیدر حسین صاحب حیدر صدر ڈسپنسری کھنڈوہ
جناب ... الٰہی بخش صاحب خاص ریاست ریوان
جناب ڈاکٹر سرہرام صاحب ہنڈیہ ضلع الٰہ آباد
جناب ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب پورنیہ بنگال
جناب ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب ضلع رانچی
جناب ڈاکٹر ناداچرن سرکار چیریٹیبل ڈسپنسری راؤزن بنگال
جناب ڈاکٹر ایس امین الدین صاحب قریشی سی۔ ایم۔ ایس سمگا ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب مین ڈسپنسری دموہ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب ایچ ایس منڈلہ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر عبد الفتاح خان صاحب ایچ ایس ناگپور
جناب ڈاکٹر چھوٹو مل صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ آر دمی ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر کریم بخش صاحب ہزاری باغ بنگال

جناب ڈاکٹر پنڈت ... پیرام صاحب ... اسسٹنٹ ضلع ناگپور
جناب ڈاکٹر سید محمد ہادی صاحب امام باڑہ ڈسپنسری (ہوگلی)
جناب ڈاکٹر محمد عبد القادر صاحب وکٹوریہ میڈیکل ہال سلطانپور بنگال
جناب ڈاکٹر بہادر علی صاحب جام گاؤں ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر شیخ شبراتی صاحب اسسٹنٹ کھمر آئہ ... ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر غلام احمد خانصاحب ایچ۔ ایس نواچی پور
جناب ڈاکٹر آغا حسین علی صاحب ... میڈیکل ہال مانڈے
جناب ڈاکٹر سید احمد علی صاحب ایچ۔ ایس سیونی مالوہ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر محمد امام خانصاحب ... ہاسپٹل اسسٹنٹ جیل چاندہ
جناب ڈاکٹر اے۔ ٹی۔ یوسف صاحب ایچ ایس ... بیتول
جناب ڈاکٹر رحمت علی صاحب احمدی کنگ افریقن رائفلز سمالی لینڈ
جناب ڈاکٹر محمد خانصاحب فسٹ بریگیڈ سمالی لینڈ
جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب ریاست بستر ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر ہیش چندر صاحب رانی ہاٹ ضلع چاٹگام
جناب حکیم محمود حسین خانصاحب ضلع ساگر
جناب حکیم سید سلطان حسین رضوی لکھنوی ریاست کوٹہ
جناب حکیم سید احمد علی صاحب دہلوی بنگلور
جناب حکیم نصیر الدین صاحب جوبان ریاست پٹیالہ
جناب حکیم محمد علی صاحب ریاست خاص پالن پور
جناب حکیم محمد سلطان صاحب چنڈول ضلع کٹک

جناب حکیم محمد صدیق حسین صاحب جیلانی نجیب آباد
جناب حکیم محمد عبد الرحمٰن صاحب ضلع باریسال
جناب حکیم عبد اللطیف صاحب مانڈ گاؤں ضلع ناسک
جناب حکیم حافظ سید عبد الکریم صاحب ضلع دیناجپور
جناب حکیم عبد الرزاق صاحب ضلع دیناجپور
جناب حکیم کرامت علی صاحب دھاپی ضلع پورنیہ
جناب حکیم سید عبد الرحیم صاحب بلہاری۔ مدراس
جناب حکیم عبد الجلیل صاحب۔ لاہرپور ضلع سیتاپور
جناب حکیم المبارک الحسن صاحب لکھواڑہ ضلع پورنیہ
جناب حکیم کرامت حسین صاحب ضلع پورنیہ
جناب حکیم محمد سالار صاحب قاضی سرکار لوبر گل
جناب حکیم رحیم بخش پاٹک ٹولہ پورنیہ
جناب حکیم محمد عبد المجید صاحب جھنگاؤں ضلع پورنیہ
جناب حکیم عشرت علی خان صاحب عمر کھیمہ ضلع باسم بنگال
جناب حکیم حافظ نعمت علی صاحب رنگون
جناب حکیم سید عبد القیوم صاحب سکندر نگر مہمن سنگھ
جناب حکیم ناظم حسین صاحب مانڈلے برہما
جناب حکیم محمد مہدی حسین صاحب دل سنگھ سرائے دربھنگہ
جناب حکیم سید لیاقت حسین صاحب نواچی پور

آمدم برسر مطلب مفرح عنبری میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں کوئی Poiso چیز از قسم کشتہ وغیرہ ہرگز نہیں ملایا جاتا اسلئے میں زور سے کہتا ہوں کہ آجکل کی قریبًا کل مشتہر پیٹنٹ معمولی ادویات سے خواہ وہ یورپ کے کسی کونہ سے آتی ہوں یا ہندوستان کی کسی کے کسی کونہ جنگل سے نکلی ہوں اس کی مقابلہ میں آدھے چوتھائی نمبر بھی حاصل نہیں کر سکتیں اب ہم میں اسے ختم کر کے بڑے شوق سے آپ کی آرڈر کا منتظر ہوں

بھائیوں کا خادم حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح دلکشا مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت لاہور